قرآن و حدیث اور اقوال ائمہ کی روشنی میں

12/-

علم اور علماء

تصنیف لطیف

حضرت فقیہ ملت مفتی جلال الدین احمد امجدی

ناشر

مرکزی مجلس امام اعظم (رجسٹرڈ)

قرآن و حدیث اور اقوال ائمہ کی روشنی میں

علم اور علماء

تصنیف لطیف

حضرت فقیہ ملت مفتی جلال الدین احمد امجدی

ناشر
مرکزی مجلس امام اعظم رجسٹرڈ

سلسلہ مطبوعات نمبر ۴۵

بانی وسرپرست : علامہ عبدالحکیم خاں اختر شاہجہان پوری مظہری

نام کتاب : ———— علم اور علماء

نام مصنف : ———— حضرت مفتی جلال الدین احمد امجدی دامت برکاتہم العالیہ

تعداد ———— ایک ہزار (۱۰۰)

اشاعت بار اوّل ———— ۱۴۱۲ھ / ۱۹۹۲ء

مطبع ———— شرکت پرنٹنگ پریس لاہور

ناشر ———— مرکزی مجلس امام اعظم رجسٹرڈ لاہور چھاؤنی

قیمت : ———— دعائے خیر بحق اراکین ومعاونین

نوٹ : اراکین کے علاوہ دوسرے حضرات ۱۶ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیجکر منگوائیں۔

———— رابطے کا پتا ————

مرکزی مجلس امام اعظم رجسٹرڈ

پرویز الیکٹرک سٹور کوڑے چوک کیولری گراؤنڈ لاہور چھاؤنی۔ کوڈ نمبر ۵۴۸۱۰

انتساب

والدگرامی جان محمد مرحوم کے نام جنھیں علم دین اتنا زیادہ عزیز تھا کہ اپنے بڑھاپے میں مجھ اکلوتے بیٹے کو دور دراز مقام پر علم حاصل کرنے کے لئے جانے کی اجازت دی۔ اور مرض الموت میں اپنی حالت سے گھر والوں کو مجھے مطلع کرنے سے منع کیا تاکہ تعلیم کا نقصان نہ ہو۔ مگر میری دستار بندی سے آٹھ ماہ بیشتر مجھے عالم دین دیکھنے کی تمنا لے کر دنیا سے رخصت ہو گئے۔

خدائے عزوجل ان کی قبر پر رحمت و نور کی بارش فرماتا رہے اور قیامت کے دن سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمائے۔ آمین

جلال الدین احمد امجدی

یہ مجموعہ مندرجہ ذیل کتابوں کے حوالوں سے مزین ہے

نمبر شمار	نام کتب	اسمائے مصنفین	سنہ وفات
۱	قرآن مجید	منزل من اللہ - ابتدائے نزول ۶۱۰ء انتہائے نزول ۶۳۲ء	
۲	بخاری شریف	ابو عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری قدس سرہٗ	۲۵۶ھ
۳	مسلم شریف	ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری قدس سرہٗ	۲۶۱ "
۴	ابوداؤد شریف	ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی قدس سرہٗ	۲۷۵ "
۵	مشکوٰۃ شریف	شیخ ولی الدین محمد بن عبد اللہ خطیب تبریزی قدس سرہٗ	۷۴۰ "
۶	کنز العمال	علامہ علاء الدین علی متقی برہان پوری قدس سرہٗ	۹۷۵ "
۷	فتح الباری	حضرت علامہ ابو الفضل احمد بن حجر عسقلانی قدس سرہٗ	۸۵۲ "
۸	مرقاۃ	ملا علی قاری بن سلطان محمد ہروی، قدس سرہٗ	۱۰۱۴ "
۹	اشعۃ اللمعات	شیخ عبد الحق محدث دہلوی بخاری قدس سرہٗ	۱۰۵۲ "
۱۰	تفسیر کبیر	امام محمد فخر الدین رازی قدس سرہٗ	۶۰۶ "
۱۱	تفسیر خازن	علامہ علاء الدین علی بن محمد بن ابراہیم بغدادی قدس سرہٗ	۷۲۵ "
۱۲	تفسیر معالم التنزیل	ابو محمد حسین بن مسعود فرّاء بغوی قدس سرہٗ	۵۱۶ "
۱۳	شرح فقہ اکبر	ملا علی قاری بن سلطان محمد ہروی قدس سرہٗ	۱۰۱۴ "
۱۴	فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہٗ	۱۳۴۰ "
۱۵	بہار شریعت	ابو العلا صدر الشریعہ محمد امجد علی قدس سرہٗ	۱۳۶۷ "
۱۶	غنیۃ الطالبین	غوث صمدانی حضرت شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہٗ	۵۶۱ "
۱۷	کیمیائے سعادت	حجۃ الاسلام امام محمد غزالی قدس سرہٗ	۵۰۵ "
۱۸	التعریفات	سید شریف جرجانی قدس سرہٗ	۸۱۶ "

فہرستِ مضامین

نگاہِ اولیں

اسلام کا دار و مدار اور اس کی ساری رونق علم دین ہی سے ہے مگر عام لوگ اس کی اہمیت سے بہت کم واقف ہیں یہی وجہ ہے کہ ان میں کے اکثر عالموں سے تعلق نہیں رکھتے، ان سے دور بھاگتے بلکہ ان میں سے بعض تو بلا وجہ عالم دین سے بغض و عناد رکھتے ہیں اور ان کی توہین کر کے اپنی عاقبت برباد کرتے ہیں۔ اسلئے ہم نے علم دین طالب علم اور علماء و فقہا کی فضیلت پر قرآن و حدیث اور اقوال ائمہ سے یہ مجموعہ تیار کر دیا تاکہ اللہ و رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نزدیک جو ان کا درجہ ہے اس سے عام لوگ بھی آگاہ ہو جائیں اور ان سے استفادہ کر کے اپنے ایمان و عمل کو سنواریں۔

ساتھ ہی اس کتاب میں ان سوالوں کے جوابات بھی ملیں گے کہ حقیقت میں عالم دین کون ہے؟ کیا صرف پڑھنے اور سند پانے سے عالم ہو جاتا ہے یا اس کے لئے کسی اور چیز کی ضرورت ہے؟ کون سند یافتہ عالم جاہل محض سے بدتر ہے؟ وہ کونسا عالم ہے جس پر جاہل سے زیادہ عذاب ہوگا؟ وہ کونسے نام نہاد علماء ہیں جو بدترین مخلوق ہیں؟ کونسی چیز علماء کے دلوں سے علم کو نکال دیتی ہے؟ عالم حق گوئی کیوں نہیں کرتا؟ کب عالم کو برا کہنا کفر ہے؟ سب سے بڑا عالم کون ہے؟ علم الفتویٰ کیسے حاصل ہوتا ہے؟ کون عالم فقہ کے دروازہ میں داخل نہیں ہوتا؟ اور علم کی بغل میں شیطان نے کس چیز کا جھنڈا گاڑا ہے؟

دعا ہے کہ خدائے عزوجل سب لوگوں کو اس کتاب سے پورے طور پر مستفید ہونے کی توفیق رفیق بخشے اور اسے میرے لئے ذریعۂ نجات بنائے۔ آمین

جلال الدین احمد امجدی

۲۵ شعبان المعظم ۱۴۱۱ھ

لَكَ الْحَمْدُ يَا اللّٰه

وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه

علم دین جو قرآن مجید اور حدیث شریف سے تعلق رکھتا ہے اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ کہ جس پر قرآن و حدیث کے سمجھنے کا دار و مدار ہے جیسے لغت، نحو اور صرف وغیرہ کا علم۔ دوسرے وہ جو عقیدے، عمل اور اخلاق سے تعلق رکھتا ہے۔ ان کے علاوہ ایک علم اور ہے جو ایک نور ہے اس سے خدائے تعالیٰ کی معرفت حاصل ہوتی ہے اس کو علم حقیقت کہتے ہیں۔ قرآن و حدیث میں جس علم کی فضیلت بیان کی گئی ہے وہ حسب درجہ علم کی ان تمام قسموں کو شامل ہے۔ (ماخوذ اشعۃ اللمعات)

علم کی فضیلت

۱۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا۔ اور تم عرض کرو کہ اے میرے رب! مجھے علم زیادہ دے (پ۱۶ ع ۱۴)

حضرت علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں

کہ اس آیت کریمہ سے علم کی فضیلت واضح طور پر ثابت ہوتی ہے اسلئے کہ خدائے تعالیٰ نے اپنے پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم کے علاوہ کسی دوسری چیز کی زیادتی کے طلب کرنے کا حکم نہیں فرمایا۔

(فتح الباری شرح بخاری جلد اول صفحہ ۱۲۳)

۲۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔

اَلْعِلْمُ حَیَاۃُ الْاِسْلَامِ وَ عِمَادُ الدِّیْنِ۔ رواہ ابوالشیخ

علم اسلام کی زندگی اور دین کا کھمبا ہے۔ (کنز العمال ج ۱۰ ص ۷۶)

۳۔ حضرت عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

اَلْعِلْمُ خَیْرٌ مِّنَ الْعِبَادَۃِ

رواہ ابوالشیخ

علم عبادت سے بہتر ہے۔

(کنز العمال ج ۱۰ ص ۷۶)

۴۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا۔

تَدَارُسُ الْعِلْمِ سَاعَۃً مِّنَ اللَّیْلِ خَیْرٌ مِّنْ اِحْیَائِھَا۔

رات میں ایک گھڑی علم کا پڑھنا پوری رات جاگنے سے بہتر ہے۔

(مشکوٰۃ ص ۳۶)

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں اس حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ ایک گھنٹہ آپس میں علم کی تکرار کرنا،

استاد سے پڑھنا، شاگرد کو پڑھانا، کتاب تصنیف کرنا یا ان کا مطالعہ کرنا رات بھر کی عبادت سے بہتر ہے۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج ۱ ص۲۵۱)

۵۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔

فَضْلٌ فِیْ عِلْمٍ خَیْرٌ مِّنْ	علم کی زیادتی عبادت کی زیادتی سے
فَضْلٍ فِیْ عِبَادَۃٍ وَ مَلَاکُ	بہتر ہے اور دین کی اصل پرہیزگاری
الدِّیْنِ الْوَرَعُ۔	ہے۔ (مشکوٰۃ ص۳۶)

یعنی علم کی زیادتی اگرچہ تھوڑی ہو عبادت کی زیادتی سے بہتر ہے اگرچہ زیادہ ہو (اشعۃ اللمعات ج ۱ ص۱۷۲) اور دین کی درستگی حرام اور شبہۂ حرام سے بچنے میں ہے جیسے کہ دین کا فساد لالچ میں ہے (مرقاۃ ج ۱ ص۲۵۱)

۶۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے فرمایا۔

اَلْعِلْمُ ثَلَاثَۃٌ اٰیَۃٌ مُّحْکَمَۃٌ	علم تین ہیں۔ ثابت آیت، مضبوط
اَوْسُنَّۃٌ قَائِمَۃٌ اَوْفَرِیْضَۃٌ	حدیث اور تیسرے فریضۂ عادلہ یعنی
عَادِلَۃٌ۔ رواہ ابوداؤد وابن ماجہ	اجماع وقیاس (مشکوٰۃ ص۳۵)

حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں اس حدیث شریف کا خلاصہ یہ ہے کہ دین اور شریعت کے

اصول کے علم چار ہیں قرآن مجید، حدیث شریف، اجماع اور قیاس۔

(اشعۃ اللمعات ج ۱ ص ۱۶۷)

۷۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

لَاحَسَدَ اِلَّا فِیْ اِثْنَیْنِ رَجُلٌ اٰتَاہُ اللّٰہُ مَالًا فَسَلَّطَہٗ عَلٰی ھَلَکَتِہٖ فِی الْحَقِّ۔ وَرَجُلٌ اٰتَاہُ اللّٰہُ الْحِکْمَۃَ فَھُوَیَقْضِیْ بِھَا وَیُعَلِّمُھَا۔

رواہ البخاری

دو چیزوں کے سوا کسی میں حسد جائز نہیں۔ ایک وہ شخص جسے اللہ نے مال دیا اور وہ اسے راہِ حق میں خرچ کرے۔ اور دوسرا وہ شخص جس کو اللہ نے دین کا علم عطا فرمایا تو وہ اس کے مطابق فیصلہ کرتا ہے اور اسکی تعلیم دیتا ہے (بخاری ج ۱ ص ۱۷)

یہ آرزو کرنا کہ کسی کی نعمت یا فضیلت اس کی بجائے مجھ کو مل جائے اسے حسد کہتے ہیں اور حسد کرنا حرام ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ اَلْحَسَدُ یَاْکُلُ الْحَسَنَاتِ کَمَا تَاْکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ یعنی حسد نیکیوں کو اس طرح کھاتا ہے جیسے کہ آگ لکڑی کو۔ (ابوداؤد شریف جلد ۲ ص ۳۱۶) اور اس حدیث شریف میں جو بظاہر دو چیزوں میں حسد کرنے کو جائز بتایا گیا اس کا مطلب ہے رشک و آرزو۔ حدیث شریف کا

خلاصہ یہ ہے کہ لوگ طرح طرح کی آرزو کرتے ہیں لیکن آرزو کرنے کے لائق صرف دو نعمتیں ہیں ایک وہ مال جو راہ حق میں خرچ کیا جائے اور دوسرے وہ علم کہ اس کے مطابق فیصلہ کیا جائے اور اسے لوگوں کو سکھایا جائے۔

۸۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ اِنْقَطَعَ	جب انسان مرجاتا ہے تو اس سے
عَنْهُ عَمَلُهٗ اِلَّا مِنْ ثَلٰثَةٍ	اس کا عمل کٹ جاتا ہے مگر تین عمل کا
اِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ	ثواب برابر جاری رہتا ہے صدقۂ جاریہ
اَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهٖ اَوْ	علم جس سے نفع حاصل کیا جائے یا
وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْ لَهٗ	نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرے
رواہ مسلم	(مشکوٰۃ صـ۳۲)

صدقۂ جاریہ سے مراد ہے مسجد و مدرسہ بنوانا یا زمین اور کتاب وغیرہ وقف کرنا۔ اور علم سے مراد ہے دینی کتابیں تصنیف کرنا اور اچھے شاگردوں کو چھوڑ جانا جن سے دینی فیضان جاری رہے۔ اور باپ نے اگر اپنی اولاد کو نیک بنایا تو وہ اس کے لئے دعائے خیر کریں یا نہ کریں باپ کو بہر حال ثواب ملے گا۔

۹۔ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے مروی ہے۔

اَلْعِلْمُ خَزَائِنُ وَمِفْتَاحُهَا السُّوَالُ فَاسْئَلُوْا يَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ۔ رواہ ابونعیم فی الحلیۃ

علم خزانے ہیں اور ان کی کنجی سوال ہے تو سوال کرو اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے گا۔ (کنزالعمال ج۱۰ ص۷۶)

۱۰۔ حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اَلْعِلْمُ مِيْرَاثِيْ وَمِيْرَاثُ الْاَنْبِيَاءِ قَبْلِيْ۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس

علم میری میراث ہے اور جو مجھ سے پہلے انبیاء گذرے ہیں ان کی میراث ہے (کنزالعمال ج۱۰ ص۷۷)

۱۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔

اَلْعِلْمُ وَالْمَالُ يَسْتُرَانِ كُلَّ عَيْبٍ وَالْجَهْلُ وَالْفَقْرُ يَكْشِفَانِ كُلَّ عَيْبٍ۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس

علم اور مال ہر عیب کو چھپاتے ہیں اور جہالت و غریبی ہر عیب کو کھولتے ہیں۔ (کنزالعمال ج۱۰ ص۷۷)

۱۲۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ الْعِلْمُ بِاللّٰهِ۔ اِنَّ الْعِلْمَ يَنْفَعُكَ مَعَهٗ قَلِيْلُ الْعَمَلِ وَكَثِيْرُهٗ

اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کا علم بہترین عمل ہے۔ علم کے ساتھ تجھے تھوڑا اور زیادہ عمل فائدہ دے گا

وَاِنَّ الْجَهْلَ لَا يَنْفَعُكَ مَعَهٗ قَلِيْلُ الْعَمَلِ وَلَا كَثِيْرُهٗ۔ رواہ الحکیم	اور جہالت کے ساتھ نہ تجھے تھوڑا عمل فائدہ دے گا اور نہ زیادہ۔ (کنز العمال ج۱۰ ص۸۲)

۱۳۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔

خُیِّرَ سُلَیْمَانُ بَیْنَ الْمَالِ وَالْمُلْكِ وَالْعِلْمِ فَاخْتَارَ الْعِلْمَ فَاُعْطِیَ الْمُلْكُ وَالْمَالُ لِاِخْتِیَارِهِ الْعِلْمَ۔ رواہ ابن عساکر	حضرت سلیمان علیہ السلام مال، سلطنت اور علم کے درمیان اختیار دئے گئے تو انھوں نے علم کو پسند فرمایا تو علم اختیار کرنے کے سبب سلطنت اور مال سے بھی سرفراز کئے گئے۔ (کنز العمال ج۱۰ ص۸۷)

۱۴۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔

عَلَیْكُمْ بِالْعِلْمِ فَاِنَّ الْعِلْمَ خَلِیْلُ الْمُؤْمِنِ۔ رواہ الحکیم	علم کو لازم پکڑو اس لئے کہ علم مومن کا گہرا دوست ہے۔ (کنز العمال ج۱۰ ص۸۸)

۱۵۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

فَضْلُ الْعِلْمِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ فَضْلِ الْعِبَادَةِ۔ رواہ الحاکم	علم کی زیادتی مجھے عبادت کی زیادتی سے بہت محبوب ہے۔ (کنز العمال ج۱ ص۸۸)

۱۶۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

قَلِيْلُ الْعَمَلِ يَنْفَعُ مَعَ الْعِلْمِ وَكَثِيْرُ الْعَمَلِ لَا يَنْفَعُ مَعَ الْجَهْلِ۔

تھوڑا عمل علم کے ساتھ فائدہ دیتا ہے اور زیادہ عمل جہالت کے ساتھ فائدہ نہیں دیتا۔

رواہ الدیلمی فی الفردوس (کنز العمال ج۱۰ ص۸۸)

۱۷۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔

لِكُلِّ شَيْءٍ طَرِيْقٌ وَطَرِيْقُ الْجَنَّةِ الْعِلْمُ۔

ہر چیز کا ایک راستہ ہے اور جنت کا راستہ علم ہے۔

رواہ الدیلمی فی الفردوس (کنز العمال ج۱۰ ص۸۹)

۱۸۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

مَنْ صَارَ بِالْعِلْمِ حَيًّا لَمْ يَمُتْ اَبَدًا۔

جو علم سے زندہ ہوگا وہ کبھی نہیں مرے گا۔ (حاشیہ ہدایہ جلد اول ص۲)

رہتا ہے نام علم سے زندہ ہمیشہ داغ

اولاد سے تو بس یہی دو پشت چار پشت

۱۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

مَا اسْتَرْذَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَبْدًا اِلَّا حَظَرَ عَلَيْهِ الْعِلْمَ

اللہ تعالیٰ علم و ادب کو بندہ پر روک کر اسے ذلیل کرتا

وَالْاَدَبَ۔ رواہ ابن النجار ہے۔ (کنز العمال ج۔ ۱ ص ۸۹)

۲۰۔ حضرت مصعب بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ارشاد فرماتے ہیں

تَعَلَّمِ الْعِلْمَ فَاِنْ كَانَ لَكَ مَالٌ كَانَ الْعِلْمُ لَكَ جَمَالًا وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكَ مَالٌ كَانَ الْعِلْمُ لَكَ مَالًا۔

علم حاصل کرو۔ اگر تمہارے لئے مال بھی ہوگا تو علم تمہارے لئے خوبصورتی ہوگا اور اگر تمہارے لئے مال نہیں ہوگا تو علم ہی تمہارے لئے مال ہوگا

(تفسیر کبیر جلد اول ص ۲۷۵)

۲۱۔ حضرت علامہ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔

قَالَ بَعْضُهُمْ فِي قَوْلِهٖ تَعَالٰى اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا اَلسَّيْلُ هٰهُنَا اَلْعِلْمُ شَبَّهَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِالْمَاءِ لِخَمْسِ

اللہ تعالیٰ کے قول اَنْزَلَ الخ یعنی خدائے عز و جل نے آسمان سے پانی اتارا تو نالے اپنے اپنے لائق بہہ نکلے تو پانی کی رو اس پر ابھرے ہوئے جھاگ اٹھا لائی (پ ۱۳ ع ۸) اس کے بارے میں بعض مفسرین نے فرمایا کہ اَلسَّيْل سے مراد یہاں علم ہے۔ پانچ وجہ سے کہ علم کو پانی

خِصَالٍ۔

سے تشبیہ دی۔

اَحَدُھَا۔ کَمَا اَنَّ الْمَطَرَ یَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ کَذٰلِكَ الْعِلْمُ یَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ۔

اوّل۔ جیسے بارش آسمان سے اترتی ہے ایسے ہی علم بھی آسمان سے اترتا ہے۔

وَالثَّانِی۔ کَمَا اَنَّ اِصْلَاحَ الْاَرْضِ بِالْمَطَرِ فَاِصْلَاحُ الْخَلْقِ بِالْعِلْمِ۔

دوم۔ زمین کی درستگی بارش سے ہے تو مخلوق کی درستگی علم سے ہے۔

وَالثَّالِث۔ کَمَا اَنَّ الزَّرْعَ وَالنَّبَاتَ لَا یَخْرُجُ بِغَیْرِ الْمَطَرِ کَذٰلِكَ الْاَعْمَالُ وَالطَّاعَاتُ لَا تَخْرُجُ بِغَیْرِ الْعِلْمِ۔

سوم۔ جیسے کھیتی اور ہریالی بغیر بارش کے نہیں پیدا ہوتی ایسے ہی اعمال و طاعات کا وجود بغیر علم کے نہیں ہوتا۔

وَالرَّابِع۔ کَمَا اَنَّ الْمَطَرَ فَرْعُ الرَّعْدِ وَالْبَرْقِ کَذٰلِكَ الْعِلْمُ فَاِنَّهٗ فَرْعُ الْوَعْدِ وَالْوَعِیْدِ۔

چہارم۔ جیسے کہ بارش گرج اور بجلی کی فرع ہے ایسے ہی علم ہے کہ وہ وعدہ اور وعید کی فرع ہے۔

وَالْخَامِس۔ کَمَا اَنَّ الْمَطَرَ

پنجم۔ جیسے کہ بارش نفع اور نقصان

نَافِعٌ وَضَارٌّ كَذٰلِكَ الْعِلْمُ نَافِعٌ وَضَارٌّ نَافِعٌ لِمَنْ عَمِلَ بِهٖ ضَارٌّ لِمَنْ لَّمْ يَعْمَلْ بِهٖ۔

دونوں پہنچاتی ہے ایسے ہی علم سے نفع اور نقصان دونوں پہنچتا ہے جو علم پر عمل کرے اس کے لئے وہ فائدہ مند ہے۔ اور جو اس پر عمل نہ کرے اس کے لئے نقصان دہ ہے۔ (تفسیر کبیر ج ۱ ص ۲۷۷)

۲۲۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

اَلْعِلْمُ اَفْضَلُ مِنَ الْمَالِ بِسَبْعَةِ اَوْجُهٍ۔

مال سے علم سات وجہوں سے افضل ہے۔

اولها۔ اَلْعِلْمُ مِيْرَاثُ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمَالُ مِيْرَاثُ الْفَرَاعِنَةِ۔

اوّل۔ علم انبیاء علیہم السلام کی میراث ہے اور مال فرعونوں کی میراث ہے۔

والثانی۔ اَلْعِلْمُ لَا يَنْقُصُ بِالنَّفَقَةِ وَالْمَالُ يَنْقُصُ۔

دوم۔ علم خرچ کرنے سے نہیں گھٹتا ہے اور مال گھٹتا ہے۔

والثالث۔ يَحْتَاجُ الْمَالُ اِلَى الْحَافِظِ وَالْعِلْمُ يَحْفَظُ صَاحِبَهٗ۔

سوم۔ مال حفاظت کا محتاج ہوتا ہے اور علم عالم کی حفاظت کرتا ہے۔

والرابع ۔ اِذَامَاتَ الرَّجُلُ يَبْقٰى مَالُهٗ وَالْعِلْمُ يَدْخُلُ مَعَ صَاحِبِهٖ قَبْرَهٗ ۔

چہارم ۔ جب آدمی مرجاتا ہے اس کا مال دنیا میں باقی رہتا ہے اور علم اس کے ساتھ قبر میں جاتا ہے ۔

والخامس ۔ اَلْمَالُ يَحْصُلُ لِلْمُؤْمِنِ وَالْكَافِرِ وَالْعِلْمُ لَا يَحْصُلُ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ ۔

پنجم ۔ مال مومن اور کافر دونوں کو حاصل ہوتا ہے ۔ اور علم دین صرف مومن کو حاصل ہوتا ہے ۔

والسادس ۔ جَمِيْعُ النَّاسِ يَحْتَاجُوْنَ اِلٰى صَاحِبِ الْعِلْمِ فِىْ اَمْرِ دِيْنِهِمْ وَلَا يَحْتَاجُوْنَ اِلٰى صَاحِبِ الْمَالِ ۔

ششم ۔ سب لوگ اپنے دینی معاملہ میں عالم کے محتاج ہیں اور مالدار کے محتاج نہیں ۔

والسابع ۔ اَلْعِلْمُ يُقَوِّىْ الرَّجُلَ عَلَى الْمُرُوْرِ عَلَى الصِّرَاطِ وَالْمَالُ يَمْنَعُهٗ

ہفتم ۔ علم سے پل صراط پر گذرنے میں قوت حاصل ہوگی اور مال اسمیں رکاوٹ پیدا کرے گا ۔

(تفسیر کبیر ج ۱ ص ۲۷)

۲۳ ۔ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ۔

تَفَكُّرُ سَاعَةٍ خَيْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ سِتِّيْنَ سَنَةً ۔

ایک ساعت غور و فکر کرنا ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے (تفسیر کبیر ج ۱ ص ۲۸)

حضرت علامہ امام رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ اس فضیلت کی دو وجہیں ہیں۔

احدھما۔ اَنَّ التَّفَکُّرَ یُوْصِلُكَ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی وَ الْعِبَادَۃَ تُوْصِلُكَ اِلٰی ثَوَابِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالَّذِیْ یُوْصِلُكَ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی خَیْرٌ مِّمَّا یُوْصِلُكَ اِلٰی غَیْرِ اللّٰہِ۔	اوّل۔ غور و فکر کرنا تجھے اللہ تعالیٰ تک پہنچائے گا۔ اور عبادت تجھے اللہ تعالیٰ کے ثواب تک پہنچائے گی اور جو چیز کہ اللہ تعالیٰ تک پہنچانے والی ہو وہ بہتر ہے اس چیز سے جو تجھے غیر اللہ تک پہنچائے۔
والثانی۔ اَنَّ التَّفَکُّرَ عَمَلُ الْقَلْبِ وَالطَّاعَۃَ عَمَلُ الْجَوَارِحِ وَالْقَلْبُ اَشْرَفُ مِنَ الْجَوَارِحِ فَکَانَ عَمَلُ الْقَلْبِ اَشْرَفَ مِنْ عَمَلِ الْجَوَارِحِ۔ وَالَّذِیْ یُؤَکِّدُ ھٰذَا الْوَجْہَ قَوْلُہٗ تَعَالٰی اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ جَعَلَ الصَّلَاۃَ وَسِیْلَۃً اِلٰی	دوم۔ غور و فکر دل کا کام ہے اور فرمانبرداری دوسرے اعضا کا عمل ہے۔ اور دل تمام اعضا سے افضل ہے تو اس کا عمل بھی تمام اعضا کے عمل سے افضل ہے۔ اور وہ دلیل جو اس بات کو مضبوط کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا قول اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ ہے یعنی میری یاد کیلئے

ذِكْرِ الْقَلْبِ وَالْمَقْصُوْدُ اَشْرَفُ مِنَ الْوَسِيْلَةِ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ الْعِلْمَ اَشْرَفُ مِنْ غَيْرِهٖ۔

نماز قائم کرو (پ۱۶ ع۱۰) اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے دل کی یاد کیلئے نماز کو وسیلہ ٹھہرایا۔ اور مقصود وسیلہ سے افضل ہوتا ہے۔ تو ثابت ہوا کہ علم دوسری چیزوں سے افضل ہے۔ (تفسیر کبیر ج اول صفحہ ۲۸۰)

۲۴۔ حضرت علامہ امام رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔

قَالَ تَعَالٰى وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ط وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا۔ فَسَمَّى الْعِلْمَ عَظِيْمًا وَسَمَّى الْحِكْمَةَ خَيْرًا كَثِيْرًا فَالْحِكْمَةُ هِيَ الْعِلْمُ وَقَالَ اَيْضًا الرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ فَجَعَلَ هٰذِهِ النِّعْمَةَ مُقَدَّمَةً عَلٰى جَمِيْعِ النِّعَمِ فَدَلَّ عَلٰى اَنَّهٗ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے۔ اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے (پ۵ ع۱۴) تو اللہ تعالیٰ نے علم کو عظیم فرمایا اور (آیت کریمہ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا پ۳ ع۵ میں) حکمت کو خیر کثیر فرمایا اور حکمت علم ہی ہے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ رحمٰن نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا (پ۲۷ ع۱۱) تو خدائے تعالیٰ نے اس نعمت کو ساری نعمتوں پر مقدم فرمایا جس سے ثابت

اَفضَلُ مِن غَیرِہٖ۔ ہوا کہ علم سب سے افضل ہے۔

(تفسیر کبیر ج ۱ صـ ۲۸۰)

۲۵۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں۔

اَلعِلمُ خَیرٌ مِنَ المَالِ۔ اَلعِلمُ یَحرُسُكَ وَاَنتَ تَحرُسُ المَالَ وَالمَالُ تَنقُصُہُ النَّفقَۃُ وَالعِلمُ یَزکُوْ بِالاِنفَاقِ۔ وَالعِلمُ حَاکِمٌ وَالمَالُ مَحکُومٌ عَلَیہِ۔

علم مال سے بہتر ہے۔ علم تیری حفاظت کرتا ہے اور تو مال کی حفاظت کرتا ہے۔ مال خرچ کرنے سے گھٹتا ہے اور علم خرچ کرنے سے بڑھتا ہے۔ علم حاکم ہے اور مال محکوم علیہ ہے۔ (تفسیر کبیر ج ۱ صـ ۲۸۳)

۲۶۔ حضرت علامہ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔

اَلقَلبُ مَیِّتٌ وَحَیَاتُہٗ بِالعِلمِ۔

دل مردہ ہے اور اس کی زندگی علم سے ہے (تفسیر کبیر ج اول صـ ۲۸۴)

۲۷۔ حضرت علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔

کَمَا اَنَّ الغَیثَ یُحیِی البَلَدَ المَیِّتَ فَکَذَا عُلُومُ الدِّینِ تُحیِی القَلبَ المَیِّتَ۔

جیسے بارش مردہ شہر میں زندگی پیدا کر دیتی ہے ایسے ہی دین کے علوم مردہ دل میں زندگی ڈال دیتے ہیں۔

(فتح الباری شرح بخاری ج ۱ صـ ۱۶۱)

طلب علم اور اس کی فضیلت

۱۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ۔ — علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد (وعورت) پر فرض ہے۔

رواہ ابن ماجہ (مشکوٰۃ صہ ۳۴)

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں شارحین حدیث نے فرمایا کہ علم سے مراد وہ مذہبی علم ہے جس کا حاصل کرنا بندہ کے لئے ضروری ہے جیسے خدائے تعالیٰ کو پہچاننا، اس کی وحدانیت اس کے رسول کی نبوت کی شناخت اور ضروری مسائل کے ساتھ نماز پڑھنے کے طریقے کو جاننا مسلمان کے لئے ان چیزوں کا علم فرض عین ہے اور فتویٰ و اجتہاد کے مرتبہ کو پہنچنا فرض کفایہ ہے۔

(مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد اول صہ ۲۳۳)

اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں علم سے مراد وہ علم ہے جو مسلمانوں

کو وقت پر ضروری ہے مثلاً جب اسلام میں داخل ہوا تو اس پر خدائے تعالیٰ کی ذات وصفات کو پہچاننا اور سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت کو جاننا واجب ہوگیا اور ہر اس چیز کا علم ضروری ہوگیا کہ جس کے بغیر ایمان صحیح نہیں۔ اور جب نماز کا وقت آگیا تو اس پر نماز کے احکام کا جاننا واجب ہوگیا۔ اور جب ماہ رمضان آگیا تو روزہ کے احکام کا سیکھنا ضروری ہوگیا اور جب مالک نصاب ہوگیا تو زکاۃ کے مسائل کا جاننا واجب ہوگیا۔ اور اگر مالک نصاب ہونے سے پہلے مرگیا اور زکاۃ کے مسائل کو نہ سیکھا تو گنہگار نہ ہوا۔ اور جب عورت سے نکاح کیا تو حیض ونفاس وغیرہ جتنے مسائل کا میاں بیوی سے تعلق ہے مسلمان پر جاننا واجب ہوجاتا ہے۔ وعلیٰ ھٰذا القیاس۔

(اشعۃ اللمعات جلد اول صہ ۱۶۱)

اور حضرت علامہ امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دکانداروں کو درے مار کر علم سیکھنے کے لئے بھیجتے تھے اور فرماتے تھے کہ جو شخص خرید وفروخت کے احکام نہ جانے وہ تجارت نہ کرے کہ لاعلمی میں سود کھائے گا اور اسے خبر نہ ہوگی۔ اسی طرح ہر پیشہ کا ایک علم ہے یہاں تک کہ اگر حجام ہے تو اس کو یہ جاننا ضروری ہے کہ آدمی کے بدن سے کیا چیز کاٹنے کے لائق ہے اور کیا چیز

کاٹنے کے لائق نہیں ہے وعلیٰ ھٰذا القیاس ۔ اور یہ علوم ہر شخص کے حال کے موافق ہوتے ہیں لہٰذا بزاز پر حجامت کا پیشہ سیکھنا فرض نہیں

(کیمیائے سعادت صہ ۱۲۹)

انتباہ ۔ علم حاصل کرنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ طالب علم بن کر کسی مدرسہ میں اپنا نام لکھائے اور پڑھے جیسا کہ رائج ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ علمائے اہلسنت سے ملاقات کر کے شریعت کا حکم ان سے معلوم کرے یا معتبر اور مستند کتابوں کے ذریعہ حلال و حرام اور جائز و ناجائز کی جانکاری حاصل کرے ۔

۲ ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے ۔

طَلَبُ الْعِلْمِ سَاعَةً خَیْرٌ مِّنْ قِیَامِ لَیْلَةٍ وَطَلَبُ الْعِلْمِ یَوْمًا خَیْرٌ مِّنْ صِیَامِ ثَلَاثَةِ اَشْھُرٍ

ایک ساعت علم حاصل کرنا رات بھر کی عبادت سے بہتر ہے ۔ اور ایک دن علم حاصل کرنا تین مہینے کے روزے سے بہتر ہے ۔

رواہ الدیلمی فی الفردوس (کنز العمال ج ۱۰ صہ ۷۵)

۳ ۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ۔

طَلَبُ الْعِلْمِ اَفْضَلُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الصَّلَاةِ وَالصِّیَامِ وَالْحَجِّ

علم حاصل کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک افضل ہے نماز سے ، روزہ سے

وَالْجِهَادِ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ تَعَالىٰ

رواہ الطبرانی

حج سے اور جہاد فی سبیل اللہ سے

(کنز العمال ج۱۰ ص۷۵)

۴۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَطْلُبُ فِيْهِ عِلْمًا سَلَكَ اللهُ بِهٖ طَرِيْقًا مِنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ وَاِنَّ الْمَلٰئِكَةَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ۔

رواہ الترمذی وابوداؤد

جو شخص، علم دین حاصل کرنے کیلئے سفر کرتا ہے تو خدائے تعالیٰ اسے جنت کے راستوں میں سے ایک راستہ پر چلاتا ہے۔ اور طالب علم کی رضا حاصل کرنے کے لئے فرشتے اپنے پروں کو بچھا دیتے ہیں۔

(مشکوٰۃ شریف ص۳۴)

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔

فِيْهِ اِيْمَاءٌ اِلٰى اَنَّ طُرُقَ الْجَنَّةِ مَحْصُوْرَةٌ فِيْ طُرُقِ الْعِلْمِ فَاِنَّ الْعَمَلَ الصَّالِحَ لَا يَتَصَوَّرُ بِدُوْنِ الْعِلْمِ۔

اس حدیث شریف میں اس بات کی جانب اشارہ ہے کہ جنت کے راستے علم کے راستوں میں محدود ہیں اسلئے کہ نیک عمل بغیر علم کے متصور نہیں۔ (مرقاۃ ج۱ ص۲۲۹)

اور تحریر فرماتے ہیں کہ احمد بن شعیب سے روایت ہے انھوں نے بیان کیا کہ ہم نے شہر بصرہ میں اس حدیث شریف کو ایک محدث سے بیان کیا جبکہ اس مجلس میں ایک بدمذہب معتزلی بھی بیٹھا ہوا تھا جو علم حاصل کرنے کے لئے آیا ہوا تھا اس نے اس حدیث شریف کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا کل ہم جوتا پہن کر چلیں گے اور اس سے فرشتوں کے پروں کو روندیں گے۔ جب اپنے کہنے کے مطابق دوسرے دن وہ جوتا پہن کر چلا تو دھڑام سے گر گیا اور اس کے پیروں میں مرض آکلہ پیدا ہو گیا جس سے اس کے دونوں پیر سڑ گئے۔

(مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد اول صـ۲۲۹)

اور طبرانی نے کہا کہ میں نے ابن یحیی ساجی سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ ہم ایک محدث کے یہاں جانے کے لئے بصرہ شہر کی گلیوں میں سے گذر رہے تھے تو ہمارے ساتھ ایک مسخرہ آدمی تھا جو اپنے دین میں متہم تھا اس نے کہا اِرْفَعُوْا اَرْجُلَکُمْ عَنْ اَجْنِحَۃِ الْمَلٰئِکَۃِ لَاتَکْسِرُوْھَا۔ اپنے پیروں کو فرشتوں کے پروں سے اٹھالو انھیں نہ توڑو۔ یعنی اس حدیث شریف کا مذاق اڑایا تو اسی جگہ پر اس کے پیروں نے اس کو پچھاڑ دیا اور وہ دھڑام سے زمین پر گر گیا۔

(مرقاۃ ج ۱ صـ۲۲۹)

۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِّنْ بُيُوتِ اللهِ يَتْلُونَ كِتَابَ اللهِ وَيَتَدَارَسُونَهُ بَيْنَهُمْ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللهُ فِي مَنْ عِنْدَهُ۔

جو شخص علم کی تلاش میں راستہ چلتا ہے تو اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ اس پر جنت کے راستہ کو آسان کر دیتا ہے۔ اور جب کوئی قوم اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں (یعنی مسجد، مدرسہ یا خانقاہ میں) جمع ہوتی ہے اور قرآن مجید کو پڑھتی پڑھاتی ہے تو ان پر خدا کی تسکین نازل ہوتی ہے، خدا کی رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے، فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا ذکر ان فرشتوں میں کرتا ہے جو اس کے پاس رہتے ہیں۔

رواہ مسلم (مشکوٰۃ ص۳۲)

۶۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار اقدس

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ خَرَجَ فِیْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ حَتّٰی یَرْجِعَ۔ رواہ الترمذی	جو علم کی تلاش میں نکلا تو وہ واپسی تک اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ہے۔ (مشکوٰۃ صہ۳۴)

نوٹ۔ فتویٰ حاصل کرنے کے لئے عالم دین کے گھر جانا یہ بھی طلب علم میں داخل ہے۔

۷۔ حضرت سنجرہ ازدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ كَانَ كَفَّارَةً لِمَا مَضٰی۔ رواہ الترمذی والدارمی	جس نے علم حاصل کیا تو یہ حاصل کرنا اس کے گذرے ہوئے گناہوں کا کفارہ ہوگیا۔

اس حدیث شریف کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ طالب علم جو گناہ چاہے کرے بلکہ مطلب یہ ہے کہ علم دین حاصل کرنے سے گناہ صغیرہ معاف ہو جاتے ہیں۔ یا یہ مطلب ہے کہ اچھی نیت سے علم حاصل کرنا توبہ سے اس کے گناہوں کی معافی کا وسیلہ ہوگا۔

۸۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

لَنْ يَّشْبَعَ الْمُؤْمِنُ مِنْ	خیر یعنی علم کی باتیں سننے سے مومن
خَيْرٍ يَّسْمَعُهٗ حَتّٰى يَكُوْنَ	کبھی سیر نہیں ہوگا یہاں تک کہ
مُنْتَهَاهُ الْجَنَّةُ۔	جنت میں پہنچ جائے گا۔
رواہ الترمذی	(مشکوٰۃ صہ ۳۴)

۹۔ حضرت واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ فَاَدْرَكَهٗ	جس نے علم دین تلاش کیا اور اسے
كَانَ لَهٗ كِفْلَانِ مِنَ الْاَجْرِ	پالیا تو اس کے لئے ثواب کا دوہرا
فَاِنْ لَّمْ يُدْرِكْهُ كَانَ	حصہ ہے۔ اور جس نے اس کو نہیں
لَهٗ كِفْلٌ مِّنَ الْاَجْرِ۔	پایا تو اس کے لئے ایک حصہ ہے
رواہ الدارمی	(مشکوٰۃ شریف صہ ۳۶)

۱۰۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اَوْحٰى	خدائے تعالیٰ نے یہ میری طرف وحی
اِلَيَّ اَنَّهٗ مَنْ سَلَكَ	فرمائی ہے کہ جو شخص علم کی تلاش
مَسْلَكًا فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ	میں کسی راستہ پر چلے گا میں اسکے
سَهَّلْتُ لَهٗ طَرِيْقَ الْجَنَّةِ	لئے جنت کا راستہ آسان

رواہ البیہقی — کر دوں گا۔ (مشکوٰۃ صہ ۳۶)

۱۱۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا۔

مَنْهُوْمَانِ لَا يَشْبَعَانِ — دو بھوکے سیر نہیں ہوتے ہیں۔
مَنْهُوْمٌ فِي الْعِلْمِ لَا يَشْبَعُ — ایک علم کا بھوکا علم سے سیر نہیں ہوتا
وَمَنْهُوْمٌ فِي الدُّنْيَا لَا يَشْبَعُ مِنْهَا۔ رواہ البیہقی — دوسرے دنیا کا بھوکا دنیا سے سیر نہیں ہوتا۔ (مشکوٰۃ صہ ۳۷)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔

علم ہر چند بیشتر حاصل می کند متعطش تر می گردد۔ (اشعۃ اللمعات ج ا صہ ۱۷۳) — آدمی جس قدر علم زیادہ حاصل کرتا ہے اس کی پیاس اور بڑھ جاتی ہے۔

معلوم ہوا کہ جس مولوی کا پیٹ علم سے بھر جائے حقیقت میں اس نے علم حاصل ہی نہیں کیا۔

۱۲۔ حضرت عون رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

مَنْهُوْمَانِ لَا يَشْبَعَانِ — دو بھوکے کبھی سیر نہیں ہوتے

صَاحِبُ الْعِلْمِ وَصَاحِبُ الدُّنْيَا وَلَا يَسْتَوِيَانِ اَمَّا صَاحِبُ الْعِلْمِ فَيَزْدَادُ رِضًى لِلرَّحْمٰنِ وَ اَمَّا صَاحِبُ الدُّنْيَا فَيَتَمَادٰى فِي الطُّغْيَانِ ثُمَّ قَرَأَ عَبْدُ اللّٰهِ كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰى اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى قَالَ وَقَالَ لِلْاٰخَرِ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ۔

رواہ الدارمی

علم والا اور دنیا دار مگر دونوں برابر نہیں کہ علم والا خدائے تعالیٰ کی خوشنودی بڑھاتا ہے اور دنیا دار سرکشی میں بڑھ جاتا ہے۔ پھر حضرت عبداللہ نے یہ آیت پڑھی کَلَّآ الخ یعنی خبردار ہو بیشک انسان سرکشی کرتا ہے جب وہ اپنے آپ کو بے نیاز سمجھتا ہے (پ۳۰ سورۂ علق) راوی نے کہا اور حضرت عبداللہ نے دوسرے کے لئے یہ آیت کریمہ پڑھی اِنَّمَا یَخْشَی الخ یعنی اللہ سے اس کے بندوں میں علماء ہی ڈرتے ہیں۔

(پ۲۲ ع ۱۶۔ مشکوٰۃ صک۳۷)

۱۳۔ حضرت ابن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

اِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ دِيْنٌ فَانْظُرُوْا عَمَّنْ تَاْخُذُوْنَ دِيْنَكُمْ۔ رواہ مسلم

یہ (یعنی قرآن و حدیث کا) علم دین ہے تو دیکھو کہ تم اپنا دین کس سے حاصل کر رہے ہو۔ (مشکوٰۃ صک۳۷)

یعنی گمراہ، بیدین اور دنیادار سے قرآن وحدیث کا علم نہ حاصل کرو کہ گمراہی، بیدینی اور دنیاداری پیدا ہوگی۔ اور کسی اجتماع میں بدمذہب کا وعظ بھی سننے کے لئے نہ جاؤ کہ بدمذہبی اثر کرجائے گی اسی لئے بدمذہب کی تقریر سننے کے لئے جانا حرام وناجائز ہے۔

۱۴۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔

اَجْوَعُ النَّاسِ طَالِبُ الْعِلْمِ وَاَشْبَعُهُمُ الَّذِیْ لَا یَبْتَغِیْهِ۔	طالب علم لوگوں میں سب سے زیادہ بھوکا ہے اور ان میں جس کا پیٹ بھرا ہے وہ علم کو تلاش نہیں کرتا
رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس	(کنز العمال ج۱ ص۷۸)

۱۵۔ حضرت ابوذر اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔

اِذَا جَاءَ الْمَوْتُ لِطَالِبِ الْعِلْمِ وَهُوَ عَلٰی هٰذِهِ الْحَالَةِ مَاتَ وَهُوَ شَهِیْدٌ۔	جبکہ طالب علم کو موت آجائے اور وہ طلب علم کی حالت پر مرے تو وہ شہید ہے۔
رواہ البزار	(کنز العمال ج۱۰ ص۷۹)

۱۶۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

اَشَدُّ النَّاسِ حَسْرَةً	قیامت کے دن سب سے زیادہ

يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ	افسوس کرنے والا وہ شخص ہوگا کہ
اَمْكَنَهُ طَلَبُ الْعِلْمِ فِي	جسے دنیا میں علم دین حاصل کرنے کا
الدُّنْيَا فَلَمْ يَطْلُبْهُ۔	موقع ملا مگر اس نے علم دین حاصل
رواہ ابن عساکر	نہیں کیا۔ (کنز العمال ج۱۰ ص۷۹)

۱۷۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصِّيْنِ	علم دین حاصل کرو اگرچہ ملک چین
رواہ ابن عبدالبر	میں ہو۔ (کنز العمال ج۱۰ ص۷۹)

اس حدیث شریف سے علم دین کی بے انتہا اہمیت ثابت ہوتی ہے کہ اُس زمانہ میں جبکہ ہوائی جہاز، ریل اور موٹر نہیں تھے عرب سے ملک چین پہنچنا کتنا مشکل کام تھا مگر رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرما رہے ہیں کہ اگرچہ تم کو عرب سے ملک چین جانا پڑے لیکن علم دین ضرور حاصل کرو اس سے غفلت ہرگز نہ برتو۔

۱۸۔ حضرت زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ تَكَفَّلَ اللّٰهُ	جس نے علم دین حاصل کیا اللہ تعالیٰ
لَهٗ بِرِزْقِهٖ۔	نے اس کی روزی کو اپنے ذمۂ کرم پر
رواہ الخطیب	لے لیا۔ (کنز العمال ج۱۰ ص۷۹)

۱۹۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَتَعَلَّمُوا لِلْعِلْمِ السَّكِيْنَةَ وَالْوِقَارَ وَتَوَاضَعُوْا لِمَنْ تَعَلَّمُوْنَ مِنْهُ۔ رواہ الطبرانی

علم حاصل کرو اور علم کے لئے ہیبت اور وقار سیکھو اور جو لوگ کہ تم سے علم حاصل کریں ان کے ساتھ نرمی سے پیش آؤ۔ (کنز العمال ج۱۰ ص۸۰)

۲۰۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

نِعْمَ الْعَطِيَّةُ كَلِمَةُ حَقٍّ تَسْمَعُهَا ثُمَّ تَحْمِلُهَا إِلٰى أَخٍ لَكَ مُسْلِمٍ فَتُعَلِّمُهَا إِيَّاهُ۔ رواہ الطبرانی

بہترین عطیہ وہ کلمۂ حق ہے کہ جسے تم سنو پھر اسے اپنے مسلمان بھائی کے پاس لے جاؤ اور اس کو وہ کلمۂ حق سکھاؤ۔ (کنز العمال ج۱۰ ص۸۰)

۲۱۔ حضرت حسان بن ابوسنان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے

طَالِبُ الْعِلْمِ بَيْنَ الْجُهَّالِ كَالْحَيِّ بَيْنَ الْأَمْوَاتِ۔

علم کا حاصل کرنے والا جاہلوں کے درمیان ایسا ہے جیسے زندہ مردوں کے درمیان۔ (کنز العمال ج۱۰ ص۸۱)

۲۲۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

طَالِبُ الْعِلْمِ أَفْضَلُ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنَ الْمُجَاهِدِ

طالب علم اللہ تعالیٰ کے نزدیک مجاہد فی سبیل اللہ سے افضل

فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔ — ہے۔

رواہ الدیلمی فی الفردوس — (کنز العمال ج۔۱ صـ۸۱)

۲۳۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

طَالِبُ الْعِلْمِ طَالِبُ الرَّحْمَۃِ طَالِبُ الْعِلْمِ رُکْنُ الْاِسْلَامِ وَیُعْطٰی اَجْرُہٗ مَعَ النَّبِیّٖنَ۔

علم دین کا تلاش کرنے والا رحمت کا تلاش کرنے والا ہے، علم دین حاصل کرنے والا اسلام کا کھمبا ہے اس کو نبیوں کے ساتھ ثواب دیا جائے گا

رواہ الدیلمی فی الفردوس — (کنز العمال ج۔۱ صـ۸۲)

۲۴۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔

قَلْبٌ لَیْسَ فِیْہِ شَیْءٌ مِّنَ الْحِکْمَۃِ کَبَیْتٍ خَرِبٍ فَتَعَلَّمُوْا وَعَلِّمُوْا وَتَفَقَّهُوْا وَلَا تَمُوْتُوْا جُهَّالًا فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یَعْذِرُ عَنِ الْجَهْلِ

وہ دل کہ جس میں کچھ علم نہیں ہے ویران گھر کی طرح ہے تو علم سیکھو اور سکھاؤ اور دین کی سمجھ حاصل کرو اور جاہل ہو کر نہ مرو کہ اللہ تعالیٰ جاہل ہونے کا عذر نہیں قبول فرمائے گا۔

رواہ ابن السنی — (کنز العمال ج۔۱ صـ۸۴)

۲۵۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

مِنَ الصَّدَقَۃِ اَنْ یَّتَعَلَّمَ — یہ بات صدقہ میں سے ہے کہ آدمی

الرَّجُلُ الْعِلْمَ فَيَعْمَلُ بِهٖ وَيُعَلِّمَهٗ۔	علم سیکھے تو اس پر عمل کرے اور دوسرے کو سکھائے۔
رواہ ابو خیثمہ	(کنز العمال ج۔۱ صـ۸۹)

۲۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

اَفْضَلُ الْعِبَادَةِ طَلَبُ الْعِلْمِ۔ رواہ الدیلمی	بہترین عبادت علم کا حاصل کرنا ہے
	(کنز العمال ج۔۱ صـ۹۰)

۲۷۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

مَسْأَلَةٌ وَاحِدَةٌ يَتَعَلَّمُهَا الْمُؤْمِنُ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ عِبَادَةِ سَنَةٍ وَخَيْرٌ لَّهٗ مِنْ عِتْقِ رَقَبَةٍ مِّنْ وُّلْدِ اِسْمٰعِيْلَ وَاِنَّ طَالِبَ الْعِلْمِ وَالْمَرْأَةَ الْمُطِيْعَةَ لِزَوْجِهَا وَالْوَلَدَ الْبَارَّ لِوَالِدَيْهِ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ	ایک دینی مسئلہ کہ مسلمان اس کو سیکھے ایک سال کی عبادت سے بہتر ہے اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد کے غلام کو آزاد کرنے سے بہتر ہے۔ اور بیشک طالب علم، وہ عورت جو اپنے شوہر کی فرمانبردار ہے اور وہ لڑکا جو اپنے ماں باپ کیساتھ بھلائی کرتا ہے۔ یہ سب انبیائے کرام

مَعَ الْاَنْبِیَاءِ بِغَیْرِ حِسَابٍ — کے ساتھ بے حساب جنت میں داخل ہونگے۔

رواہ الرافعی — (کنز العمال ج۱۰ ص۹۱)

۲۸۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔

مَنْ کَانَ فِیْ طَلَبِ الْعِلْمِ کَانَتِ الْجَنَّۃُ فِیْ طَلَبِہٖ وَ مَنْ کَانَ فِیْ طَلَبِ الْمَعْصِیَۃِ کَانَتِ النَّارُ فِیْ طَلَبِہٖ۔

جو شخص علم کی تلاش میں ہوگا جنت اس کی تلاش میں ہوگی۔ اور جو شخص گناہ کی کھوج میں ہوگا جہنم اس کی کھوج میں ہوگی۔

رواہ ابن النجار — (کنز العمال ج۱۰ ص۹۲)

۲۹۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

مَنْ لَّمْ یَطْلُبِ الْعِلْمَ صَغِیْرًا فَطَلَبَہٗ کَبِیْرًا فَمَاتَ مَاتَ شَہِیْدًا۔

جس نے بچپن میں علم نہیں حاصل کیا تو بڑی عمر کا ہو کر اس کو حاصل کیا پھر مر گیا تو وہ شہید مرا۔

رواہ ابن النجار — (کنز العمال ج۱۰ ص۹۲)

۳۰۔ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

اِذَا تَعَلَّمْتَ بَابًا مِّنَ الْعِلْمِ خَیْرٌ لَّکَ مِنْ اَنْ تُصَلِّیَ اَلْفَ رَکْعَۃٍ

جب کہ تو علم کا ایک حصہ سیکھے یہ تیرے لئے اس بات سے بہتر ہے کہ ہزار رکعت نفل نماز پڑھے

تَطَوُّعًا مُتَقَبَّلَةً ۔ | جو مقبول ہوں ۔

رواہ الدیلمی (کنز العمال ج ۱۰ ص ۹۳)

۳۱۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ۔

مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی عُتَقَاءِ اللّٰہِ مِنَ النَّارِ فَلْیَنْظُرْ اِلَی الْمُتَعَلِّمِیْنَ ۔ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مَا مِنْ مُتَعَلِّمٍ یَخْتَلِفُ اِلٰی بَابِ عَالِمٍ اِلَّا کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بِکُلِّ قَدَمٍ عِبَادَۃَ سَنَۃٍ وَبَنٰی لَہٗ بِکُلِّ قَدَمٍ مَدِیْنَۃً فِی الْجَنَّۃِ وَیَمْشِیْ عَلَی الْاَرْضِ وَالْاَرْضُ تَسْتَغْفِرُ لَہٗ وَیُمْسِیْ

جو شخص جہنم سے اللہ کے آزاد کئے ہوئے لوگوں کو دیکھنا پسند کرے تو وہ طالب علموں کو دیکھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کوئی طالب علم جب کسی عالم کے دروازہ پر آتا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر قدم کے بدلے ایک سال کی عبادت لکھتا ہے اور اس کے لئے ہر قدم کے بدلے جنت میں ایک شہر تیار کرتا ہے ۔ اور وہ زمین پر اس حال میں چلتا ہے زمین اس کے لئے مغفرت ۔

وَيُصْبِحُ مَغْفُوْرٌ لَّہٗ	طلب کرتی ہے۔ اور صبح وشام
وَشَهِدَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ	وہ اس حال میں کرتا ہے کہ بخشا ہوا
لَهُمْ بِاَنَّهُمْ	ہوتا ہے اور ملائکہ طالب علموں کیلئے
عُتَقَاءُ اللّٰهِ مِنَ النَّارِ۔	گواہی دیتے ہیں کہ وہ جہنم سے اللہ
	کے آزاد کئے ہوئے ہیں۔

(تفسیر کبیر جلد اول صـ۲۷۵)

۳۲۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

مَنْ اَغْبَرَتْ قَدَمَاهُ	جس شخص کے قدم علم کی طلب
فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ حَرَّمَ	میں گرد آلود ہوں اللہ تعالیٰ
اللّٰهُ جَسَدَهٗ عَلَى النَّارِ	اس کے جسم کو جہنم پر حرام
وَاسْتَغْفَرَ لَهٗ مَلَكَاهُ	فرمائے گا اور خدائے تعالیٰ کے
وَاِنْ مَاتَ فِيْ طَلَبِهٖ	فرشتے اس کے لئے مغفرت
مَاتَ شَهِيْدًا وَكَانَ	طلب کریں گے۔ اور اگر علم کی
قَبْرُهٗ رَوْضَةً مِّنْ	طلب میں مرگیا تو شہید ہوا۔ اور
رِّيَاضِ الْجَنَّةِ وَيُوَسَّعُ	اس کی قبر جنت کے باغوں میں
لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ مَدَّ	سے ایک باغ ہوگی۔ اور اس کی
بَصَرِهٖ وَيُنَوَّرُ عَلٰى	قبر تا حد نگاہ کشادہ کردی جائیگی

جِیْرَانِہٖ اَرْبَعِیْنَ قَبْرًا	اور اس کے پڑوسیوں پر روشن
عَنْ یَّمِیْنِہٖ وَاَرْبَعِیْنَ	کر دی جائیں گی چالیس قبریں
قَبْرًا عَنْ یَّسَارِہٖ وَ	اس کے داہنے، چالیس اس کے
اَرْبَعِیْنَ عَنْ خَلْفِہٖ	بائیں، چالیس اس کے پیچھے اور
وَاَرْبَعِیْنَ اَمَامَہٗ۔	چالیس قبریں اس کے آگے۔

(تفسیر کبیر جلد اول صہ ۲۸۱)

۳۲۔ حضرت علامہ امام رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک صحابی سے گفتگو فرما رہے تھے تو اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی کہ یہ شخص جو آپ سے بات کر رہا ہے اس کی عمر صرف ایک ساعت اور باقی رہ گئی ہے اور وہ عصر کا وقت تھا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس صحابی کو اس بات سے آگاہ فرمایا تو وہ بیقرار ہو گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے جو اس وقت میرے لئے زیادہ مناسب ہو حضور نے فرمایا اِشْتَغِلْ بِالتَّعَلُّمِ علم حاصل کرنے میں مشغول ہو جاؤ۔ تو وہ علم حاصل کرنے میں مشغول ہو گئے اور مغرب سے پہلے انتقال کر گئے۔ راوی نے کہا کہ اگر علم سے افضل کوئی اور چیز ہوتی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت میں اسی کے کرنے کا حکم

فرماتے۔ (تفسیر کبیر ج ا ص۲۸۲)

۳۴۔ حضرت علامہ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ مومن چھ خوبیوں کے سبب علم حاصل کرتا ہے۔ اوّل اللہ تعالیٰ نے مجھے فرائض کی ادائگی کا حکم فرمایا ہے اور میں علم کے بغیر ان کی ادائگی پر قادر نہیں ہو سکتا۔ دوم خدائے تعالیٰ نے مجھے گناہوں سے دور رہنے کا حکم دیا ہے اور میں علم کے بغیر اس سے بچ نہیں سکتا سوم اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں کا شکر مجھ پر لازم فرمایا ہے اور میں علم کے بغیر ان کا شکر نہیں کر سکتا۔ چہارم خدائے تعالیٰ نے مجھے مخلوق کے ساتھ انصاف کرنے کا حکم دیا ہے اور میں علم کے بغیر انصاف نہیں کر سکتا۔ پنجم اللہ تعالیٰ نے مجھے بلا پر صبر کرنے کا حکم فرمایا ہے اور میں علم کے بغیر اس پر صبر نہیں کر سکتا۔ ششم خدائے تعالیٰ نے مجھے شیطان سے دشمنی کرنے کا حکم دیا ہے اور میں علم کے بغیر اس سے دشمنی نہیں کر سکتا۔ (تفسیر کبیر ج ا ص۲۷۸)

طالب علم اور اس کی نیت

طلب علم سے دین اسلام کی تقویت اور اس کی نشر و اشاعت

مقصود ہو تاکہ اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا و خوشنودی حاصل ہو۔ مال و دولت اور جاہ وحشمت ہرگز مقصود نہ ہو کہ اس نیت سے علم دین حاصل کرنے پر بے شمار وعیدیں وارد ہیں۔

۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا يُبْتَغٰى	جس نے اس علم کو سیکھا جس سے
بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ لَا يَتَعَلَّمُهٗ اِلَّا	خدا کی خوشنودی حاصل کی جاتی
لِيُصِيْبَ بِهٖ عَرَضًا مِّنَ	ہے صرف اس نیت سے کہ اس کے
الدُّنْيَا لَمْ يَجِدْ عَرْفَ	ذریعہ دنیاوی سامان حاصل
الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ	کرے وہ قیامت کے دن
يَعْنِىْ رِيْحَهَا۔	جنت کی خوشبو نہیں پائے گا۔

رواہ احمد وابوداؤد وابن ماجہ (مشکوٰۃ صہ ۳۵)

اس حدیث شریف کی شرح کا خلاصہ یہ ہے کہ جو شخص علم دین سے صرف دنیا کا قصد کرے وہ اس وعید کا مستحق ہے۔ اور اگر مقصود صرف اللہ کی رضا ہو مگر ساتھ میں دنیا اس لئے حاصل کی جائے تاکہ فراغت سے خدمت دین ہو تو حرج نہیں۔ اور اگر دین و دنیا دونوں مقصود ہوں تو نیت کے تناسب سے علم حاصل کرنے کا ثواب کم

ہو جائے گا۔

۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اَوَّلُ النَّاسِ یُقْضیٰ عَلَیْہِ	لوگوں میں سب سے پہلے قیامت
یَوْمَ الْقِیَامَۃِ رَجُلٌ اُسْتُشْھِدَ	کے دن جس کا فیصلہ کیا جائے گا
فَاُتِیَ بِہٖ فَعَرَّفَہٗ نِعَمَہٗ	وہ شہید ہے تو اسے حاضر کیا جائیگا
فَعَرَفَھَا فَقَالَ فَمَا	تو اللہ تعالیٰ اس سے اپنی نعمتوں کا
عَمِلْتَ فِیْھَا قَالَ	اقرار کرائے گا تو وہ اقرار کرے گا۔
قَاتَلْتُ فِیْكَ حَتّٰی	تو اللہ فرمائے گا تو نے اس کے شکریہ
اُسْتُشْھِدْتُّ قَالَ	میں کیا کام کیا؟ عرض کرے گا تیری
کَذَبْتَ وَلٰکِنَّكَ قَاتَلْتَ	راہ میں جہاد کیا یہاں تک کہ قتل کر دیا
لِاَنْ یُّقَالَ جَرِیٌّ فَقَدْ	گیا۔ اللہ فرمائے گا تو جھوٹا ہے تو نے
قِیْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِہٖ	اس لئے لڑائی کی تھی کہ تجھے بہادر
فَسُحِبَ عَلیٰ وَجْھِہٖ	کہا جائے تو تجھ کو بہادر کہا گیا پھر حکم
حَتّٰی اُلْقِیَ فِی النَّارِ۔	ہو گا تو اسے منہ کے بل گھسیٹا
وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ	جائے گا یہاں تک کہ آگ میں پھینک
وَعَلَّمَہٗ وَقَرَأَ الْقُرْاٰنَ	دیا جائے گا۔ اور وہ شخص جس نے

فَاُتِیَ بِہٖ فَعَرَّفَہٗ	علم حاصل کیا اور اس کو سکھایا اور
نِعَمَہٗ فَعَرَفَھَا قَالَ	قرآن پڑھا اس کو لایا جائے گا اللہ
فَمَا عَمِلْتَ فِیْھَا قَالَ	اس کو اپنی نعمتیں یاد دلائے گا تو وہ
تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُہٗ	یاد کرے گا فرمائے گا تو نے ان کے
وَقَرَأْتُ فِیْكَ	شکریہ میں کیا کام کیا؟ عرض کرے گا
الْقُرْاٰنَ قَالَ کَذَبْتَ	علم سیکھا اور سکھایا اور تیرے لئے قرآن
وَلٰکِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ	پڑھا فرمائے گا تو جھوٹا ہے۔ تو نے
لِیُقَالَ اِنَّكَ عَالِمٌ وَ	اس لئے علم سیکھا کہ تجھے عالم کہا جائے
قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ	اور قرآن اس لئے پڑھا کہ تجھے قاری
لِیُقَالَ ھُوَ قَارِیٌٔ	کہا جائے تو وہ کہہ لیا گیا۔ پھر حکم دیا
فَقَدْ قِیْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِہٖ	جائے گا تو اسے منہ کے بل کھینچا
فَسُحِبَ عَلٰی وَجْھِہٖ	جائے گا یہاں تک کہ آگ میں ڈال
حَتّٰی اُلْقِیَ فِی النَّارِ۔ وَ	دیا جائے گا۔ پھر وہ شخص جسے خدا
رَجُلٌ وَسَّعَ اللہُ عَلَیْہِ وَ	نے وسعت دی اور ہر طرح کا مال
اَعْطَاہُ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ	عطا فرمایا اسے حاضر کیا جائے گا اللہ
کُلِّہٖ فَاُتِیَ بِہٖ فَعَرَّفَہٗ	اس کو اپنی نعمتوں کا اقرار کرائے گا
نِعَمَہٗ فَعَرَفَھَا قَالَ	وہ اقرار کرے گا فرمائے گا تو نے

فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ	ان کے شکریہ میں کیا کام کیا؟ عرض
مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيلٍ	کرے گا میں نے کوئی ایسا راستہ
تُحِبُّ اَنْ يُّنْفَقَ فِيهَا	جس میں خرچ کرنا تجھ کو پسند ہے
اِلَّا اَنْفَقْتُ فِيهَا لَكَ	نہیں چھوڑا اور تیری خوشنودی کیلئے
قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ	اس میں خرچ کیا اللہ فرمائے گا تو
فَعَلْتَ لِيُقَالَ هُوَ	جھوٹا ہے تو نے تو اس لئے خرچ
جَوَّادٌ فَقَدْ قِيلَ	کیا کہ تجھے سخی کہا جائے تو وہ کہہ لیا گیا
ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ	پھر حکم دیا جائے گا تو اس کو منہ کے
عَلٰى وَجْهِهٖ ثُمَّ اُلْقِيَ	بل گھسیٹا جائے گا یہاں تک آگ
فِي النَّارِ۔	میں پھینک دیا جائے گا۔
رواہ مسلم	(مشکوٰۃ صہ ۳۳)

اس حدیث شریف سے واضح ہوا کہ اگر علم دین سے مال و دولت مقصود نہ ہو بلکہ صرف عالم کہلوانا مقصود ہو تو اس صورت میں بھی ثواب کی بجائے عذاب ہوگا۔

۳۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

وَاضِعُ الْعِلْمِ عِنْدَ غَيْرِ	نا اہل کو علم سکھانے والا ایسا

اَھْلِہٖ کَمُقَلِّدِ الْخَنَازِیْرِ — ہے جیسے سوروں کو جواہرات
الْجَوَاھِرَ وَاللُّؤْلُؤَ — موتی اور سونے کا ہار پہنانے
وَالذَّھَبَ۔ رواہ ابن ماجہ — والا۔ (مشکوٰۃ صہ ۳۴)

نااہل سے مراد یا تو وہ شخص ہے جو نا سمجھ ہے اور یا تو وہ طالب علم مراد ہے جو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے نہیں بلکہ مال و دولت یا جاہ وحشمت کے لئے علم دین حاصل کرتا ہے اس لئے کہ ایسے شخص سے اسلام وسنیت کو فائدہ کی بجائے نقصان پہنچے گا اور ہدایت کی بجائے گمراہی پھیلے گی۔ حضرت مولانا رومی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

نااہل را علم وفن آموختن
دادنِ تیغ ست دستِ راہزن

یعنی نااہل کو علم وہنر سکھانا ایسا ہے جیسے ڈاکو کے ہاتھ میں تلوار دینا۔

۴۔ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ — جو اس لئے علم حاصل کرے تاکہ
لِیُجَارِیَ بِہِ الْعُلَمَاءَ اَوْ — اس سے عالموں کا مقابلہ کرے یا
لِیُمَارِیَ بِہِ السُّفَھَاءَ اَوْ — اس لئے تاکہ جاہلوں سے جھگڑے یا

يُصْرِفَ بِهٖ وُجُوْهَ النَّاسِ اِلَيْهِ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ رواه الترمذی

اس لئے تاکہ لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسے آگ میں داخل کرے گا۔ (مشکوٰۃ ص۳۴)

۵۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ جَاءَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْعِلْمَ لِيُحْيِيَ بِهِ الْاِسْلَامَ فَبَيْنَهٗ وَبَيْنَ النَّبِيِّيْنَ دَرَجَةٌ وَّاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ۔ رواه الدارمی

جس شخص کو اس حال میں موت آئے کہ وہ اسلام کو تازہ زندگی بخشنے کے لئے علم حاصل کر رہا ہو تو اس کے اور انبیاء کے درمیان جنت میں ایک درجہ ہوگا۔ (مشکوٰۃ ص۳۶)

۶۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

مَنْ خَرَجَ يَطْلُبُ بَابًا مِّنَ الْعِلْمِ لِيَرُدَّ بِهٖ بَاطِلًا مِّنْ حَقٍّ اَوْ ضَلَالًا مِّنْ هُدًى كَانَ كَعِبَادَةِ مُتَعَبِّدٍ

جو شخص علم کا ایک حصہ حاصل کرے تاکہ اس کے ذریعہ حق کی طرف سے باطل کا رد کرے یا ہدایت سے گمراہی کو ہٹائے تو وہ چالیس سال عبادت کرنے والے کی

اَرْبَعِیْنَ عَامًا۔	عبادت کے مثل ہے۔
رواہ الدیلمی	(کنز العمال ج۔۱ صـ۹۲)

۷۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

مَنْ طَلَبَ بَابًا مِّنَ الْعِلْمِ	جو شخص علم کا ایک حصہ حاصل کرے
لِیُصْلِحَ بِہٖ نَفْسَہٗ اَوْ	تاکہ اس سے خود اپنی یا بعد کے لوگوں
لِمَنْ بَعْدَہٗ کَتَبَ اللّٰہُ	کی اصلاح کرے تو اللہ تعالیٰ
لَہٗ مِنَ الْاَجْرِ بِعَدَدِ	اس کے لئے ٹیلہ کی ریت کے برابر
رَمْلِ عَالِجٍ۔	ثواب لکھے گا۔
رواہ ابن عساکر	(کنز العمال ج۔۱ صـ۹۲)

۸۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِلّٰہِ فَھُوَ	جو اللہ کی خوشنودی کیلئے علم حاصل
کَالصَّائِمِ نَھَارَہٗ وَ	کرے تو وہ اس شخص کی طرح ہے جو
کَالْقَائِمِ لَیْلَہٗ وَاِنَّ	دن میں روزہ رکھے اور رات میں
بَابًا مِّنَ الْعِلْمِ یَتَعَلَّمُہٗ	عبادت کرے۔ اور بیشک علم کا
الرَّجُلُ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ	ایک باب کہ آدمی سیکھے اس کے
اَنْ یَّکُوْنَ لَہٗ	لئے اس بات سے بہتر ہے کہ

اَبُوقُبَیْسٍ ذَهَبًا	ابوقُبیس پہاڑ اس کے لئے سونا
فَیُنْفِقُهٗ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ	ہوجائے تو وہ اس کو اللہ کی راہ
	میں خرچ کرے۔ (تفسیرکبیرج ۱صـ۲۷۵)

۹۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ	جو شخص اس لئے علم حاصل کرے
لِیُحَدِّثَ بِهِ النَّاسَ	تاکہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے
اِبْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ	اس کو لوگوں سے بیان کرے تو
اَعْطَاهُ اَجْرَ سَبْعِیْنَ	خدائے تعالیٰ اس کو ستّر نبیوں کا ثواب
نَبِیًّا۔	عطا فرمائے گا۔ (تفسیرکبیرج ۱صـ۲۷۵)

۱۰۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔

مَنْ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ لِغَیْرِ	جو اللہ کے علاوہ دوسرے کیلئے
اللّٰهِ تَعَالٰی فَلْیَتَبَوَّأْ	علم دین حاصل کرے وہ اپنا ٹھکانہ
مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ۔	جہنم میں بنالے۔
رواہ الترمذی	(کنزالعمال ج ۱۰صـ۱۱۲)

۱۱۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے۔

مَنْ طَلَبَ عِلْمًا یُبَاهِیْ	جو شخص علم حاصل کرے اس کے
بِهِ النَّاسَ فَهُوَ	سبب لوگوں سے فخر کرے تو وہ

فِی النَّارِ۔ جہنم میں جائے گا۔

رواہ ابن عساکر (کنزالعمال ج ۱۰ صہ ۱۱۵)

۱۲۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

مَنْ طَلَبَ الْحَدِیْثَ اَوِالْعِلْمَ یُرِیْدُ بِہِ الدُّنْیَا لَمْ یَجِدْ حَرْثَ الْاٰخِرَۃِ۔

جو شخص دنیا کی نیت سے حدیث یا دوسرا علم حاصل کرے وہ آخرت کی کھیتی نہیں پائے گا۔

رواہ ابن النجار (کنزالعمال ج ۱۰ صہ ۱۱۵)

۱۳۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔

مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِغَیْرِ الْعَمَلِ فَھُوَ کَالْمُسْتَھْزِئِ بِرَبِّہٖ عَزَّوَجَلَّ۔

جو عمل نہ کرنے کے لئے علم حاصل کرے تو وہ اس شخص کے مثل ہے جو اپنے رب عزوجل سے ٹھٹھا کرنے والا ہے۔

رواہ الدیلمی (کنزالعمال ج ۱۰ صہ ۱۱۶)

۱۴۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

مَنْ طَلَبَ الدُّنْیَا بِعَمَلِ الْاٰخِرَۃِ فَلَیْسَ لَہٗ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنْ

جو شخص آخرت کے کام سے دنیا طلب کرے اس کیلئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔

نَصِیبٍ ، رواہ الدیلمی (کنز العمال ج۱۰ صـ۱۱۶)

فقہ اور فقہا کی فضیلت

لغت میں متکلم کے کلام سے اس کی غرض کے سمجھنے کو فقہ کہتے ہیں اور اصطلاح شرع میں فقہ ان احکام شرعیہ عملیہ کے جاننے کو کہتے ہیں جنکو ادلّۂ تفصیلیہ سے حاصل کیا گیا ہو (التعریفات للسید شریف جرجانی صـ۱۴۷) اور حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی بخاری علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں فقہ دراصل بمعنیٰ فہم وفطنت ست ودرعرف شرع غالب آمدہ بر علم احکام عملیہ یعنی فقہ کا لفظ اصل میں فہم وذکاوت کے معنیٰ میں آتا ہے مگر عرف شرع میں اکثر احکام شرعیہ کے علم پر بولا جاتا ہے۔ (اشعۃ اللمعات ج اول صـ۱۵۲) فقہ جاننے والے کو فقیہ کہتے ہیں فقہا اس کی جمع ہے۔

۱۔ خدائے تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ کُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا

توکیوں نہ ہوا کہ ان کے ہر گروہ میں سے ایک جماعت نکلے کہ دین کی سمجھ حاصل کریں اور واپس آکر

قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْآ اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ۔
اپنی قوم کو ڈر سنائیں اس امید پر کہ وہ بچیں۔ (پ۱۱ ع۴)

حضرت علامہ امام رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں اس آیت مبارکہ سے ثابت ہوا کہ سفر کے بغیر علم فقہ اگر نہ حاصل ہو سکے تو اس کے لئے سفر کرنا واجب ہے۔ (تفسیر کبیر جلد ۴ صفحہ ۵۳۵)

اور حضرت صدر الافاضل مولانا محمد نعیم الدین صاحب مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس آیت کریمہ کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں کہ فقہ احکام دین کے علم کو کہتے ہیں فقہ مصطلح اس کا صحیح مصداق ہے۔ اور تحریر فرماتے ہیں کہ فقہ افضل ترین علوم ہے۔

اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں کہ علم دین فقہ و حدیث ہے منطق و فلسفہ کے جاننے والے علماء نہیں۔ یہ امور متعلق بہ فقہ ہیں تو جو فقہ میں زیادہ ہے وہی بڑا عالم دین ہے اگرچہ دوسرا حدیث و تفسیر سے زیادہ اشتغال رکھتا ہو۔ (فتاویٰ رضویہ جلد چہارم صفحہ ۵۷۲)

۲۔ اور خدائے عزوجل ارشاد فرماتا ہے۔

وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا۔
اور جس شخص کو حکمت دی گئی اسے بہت بھلائی ملی۔ (پ۳ ع۵)

صاحب درمختار حضرت علامہ حصکفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں قَدْ فَسَّرَ الْحِکْمَۃَ زُمْرَۃُ اَرْبَابِ التَّفْسِیْرِ بِعِلْمِ الْفُرُوْعِ الَّذِیْ ھُوَ عِلْمُ الْفِقْہِ یعنی مفسرین کی ایک جماعت نے حکمۃ کی تفسیر کی ہے ان فروع کا جاننا جو علم فقہ ہے (درمختار مع شامی ج ۱ صـ۲۸) ثابت ہوا کہ فقہ ایسی فضیلت والا علم ہے کہ جسے وہ دیا گیا وہ خیر کثیر سے سرفراز کیا گیا۔

۲۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ۔ اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی چاہتا ہے اسے دین کا فقیہ بنا دیتا ہے

متفق علیہ (بخاری شریف ج ۱ صـ۱۶)

فقیہ بنا دینے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے دین کا فہم، زیرکی، دانائی عطا فرماتا ہے اور اس کے دیدۂ بصیرت کو کھول دیتا ہے کہ قرآن مجید وحدیث شریف کے معانی کا درک حاصل ہو جاتا ہے اور اس کی حقیقی مراد تک پہنچ جاتا ہے۔ (اشعۃ اللمعات ج ۱ صـ۱۵۲)

اور حضرت علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں اس حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص دین کا فقیہ نہیں ہوا

یعنی اس نے مذہب اسلام کے قواعد اور جو فروع کہ اس سے متعلق ہیں ان کو نہیں سیکھا تو وہ بھلائی سے محروم ہوگیا۔ اور تحریر فرماتے ہیں کہ علماء کا سب لوگوں سے اور فقہ کا سارے علوم سے افضل ہونے کا اس حدیث شریف میں واضح بیان ہے۔ (فتح الباری شرح بخاری ج ۱ صہ ۱۵۱)

۴۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اَلنَّاسُ مَعَادِنُ کَمَعَادِنِ	لوگ کان ہیں جیسے کہ سونا چاندی
الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ خِيَارُهُمْ	کی کانیں۔ ان میں سے جو کفر میں
فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ	اچھے تھے وہ اسلام میں بھی اچھے ہیں
فِي الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِهُوْا۔	جبکہ وہ دین میں فقاہت حاصل
رواہ مسلم	کریں۔ (مشکوٰۃ صہ ۳۲)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ حضور کے قول اِذَا فَقِهُوْا (یعنی جبکہ وہ فقیہ ہو جائیں۔ علم دین سیکھ لیں اور صاحب بصیرت ہو جائیں) میں اس بات کی جانب اشارہ ہے کہ دین میں دار و مدار علم و معرفت حاصل کرنے پر ہے اور اگر اس علم و معرفت کے ساتھ اس کی شرافت اور ذاتی بزرگی بھی جمع ہو جائیں تو اس کا بھی بڑا اعتبار ہوگا۔ علم دین کے بغیر اس کی کوئی حیثیت

نہیں اسی لئے کہا گیا ہے وہ عالم جس میں کمینہ پن نہ ہو شریف جاہل سے بہتر ہے۔ (اشعۃ اللمعات ج ا صہ ۱۵۲)

۵۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

فَقِیْهٌ وَّاحِدٌ اَشَدُّ عَلَی الشَّیْطٰنِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ

رواہ الترمذی

ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری ہے۔ (مشکوٰۃ شریف صہ ۳۴)

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ شیطان پر فقیہ ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری اس لئے ہے کہ وہ شیطان کے فریب میں نہیں آتا اور لوگوں کو بھلائی کا حکم دیتا ہے جبکہ عابد شیطان کے پھندے میں آجاتا ہے اور اسے خبر بھی نہیں ہوتی۔

(مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج ا صہ ۲۳۳)

۶۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

خَصْلَتَانِ لَا یَجْتَمِعَانِ فِیْ مُنَافِقٍ حُسْنُ سَمْتٍ وَّلَا فِقْهٌ فِی الدِّیْنِ۔ رواہ الترمذی

دو خوبیاں منافق میں جمع نہیں ہو سکتیں اچھے اخلاق اور دین کا تفقہ۔ (مشکوٰۃ شریف صہ ۳۴)

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ جس شخص کے اخلاق عمدہ ہوں اور اس میں تفقہ یعنی دین کی صحیح سمجھ ہو وہ منافق نہیں۔

۷۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

نِعْمَ الرَّجُلُ الْفَقِیْهُ فِی الدِّیْنِ اِنِ احْتِیْجَ اِلَیْهِ نَفَعَ وَاِنِ اسْتُغْنِیَ عَنْهُ اَغْنٰی نَفْسَهٗ۔ رواہ رزین

دین کا وہ فقیہ کیا ہی بہترین آدمی ہے کہ اگر اس کی ضرورت پڑے تو فائدہ پہنچا دے اور اگر اس سے لاپروائی کی جائے تو وہ لوگوں سے بے نیاز رہے۔ (مشکوٰۃ صـــ ۳۶)

حدیث شریف کا خلاصہ یہ ہے کہ عالم دین کو ایسا ہونا چاہئے کہ وہ اپنے آپ کو لوگوں کا محتاج نہ بنائے اور نہ ان کے ملنے جلنے کا خواہشمند ہو مگر لوگوں سے بالکل علیٰحدگی بھی نہ اختیار کرے کہ ان کو اپنے علم سے فائدہ نہ پہنچائے بلکہ اگر لوگ اس کے علم کے محتاج ہوں تو ان کو اپنے علم سے فائدہ پہنچاتا رہے اور اگر لوگوں کو اس کی حاجت نہ ہو تو وہ اللہ کی عبادت، دینی کتابوں کے مطالعہ، تصنیف و تالیف اور علم دین کی تبلیغ و اشاعت میں مصروف رہے۔

(اشعۃ اللمعات ج ۱ صـــ ۱۷۰)

۸۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

مَنْ حَفِظَ عَلٰی اُمَّتِیْ اَرْبَعِیْنَ حَدِیْثًا فِیْ اَمْرِ دِیْنِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ فَقِیْهًا وَکُنْتُ لَهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ شَافِعًا وَّشَهِیْدًا۔	جو شخص دین سے متعلق چالیس حدیثیں یاد کرے اور میری امت کے لوگوں کو پہنچائے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے فقہا کے گروہ میں اٹھائے گا اور میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا اور اس کے ایمان واطاعت کی گواہی دوں گا۔
رواہ البیہقی	(مشکوٰۃ صد ۳۶)

۹۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَیْرًا فَقَّهَهٗ فِی الدِّیْنِ وَزَهَّدَهٗ فِی الدُّنْیَا وَبَصَّرَهٗ عُیُوْبَهٗ۔	جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کے ساتھ بھلائی چاہتا ہے تو اسے دین کا فقیہ بناتا ہے اور اس میں دنیا کی بے رغبتی پیدا کرتا ہے اور اس کے عیبوں کو اسے پہچنوا دیتا ہے۔
رواہ ابن حبان	(کنزالعمال ج۱۰ ص۵۸)

۱۰۔ حضرت واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

اَلْمُتَعَبِّدُ بِغَيْرِ الْفِقْهِ كَالْحِمَارِ فِي الطَّاحُوْنِ۔	فقہ کے بغیر عبادت کرنے والا ایسا ہے جیسے چکی کا گدھا۔
رواہ ابونعیم فی الحلیۃ	(کنز العمال ج۔۱ ص۸۰)

مطلب یہ ہے کہ جیسے پہلے زمانہ میں آٹا کی چکی کو گدھا چلایا کرتا تھا مگر آٹا کھانے کے لئے اس کو نہیں ملتا تھا ایسے ہی بغیر فقہ یعنی مسائل شرعیہ کی رعایت کے بغیر جو عبادت کی مشقت اٹھاتا ہے اسے کچھ ثواب نہیں ملتا۔

۱۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

مَا عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى بِشَيْءٍ أَفْضَلُ مِنَ الْفِقْهِ فِي الدِّيْنِ وَلَفَقِيْهٌ وَاحِدٌ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ وَلِكُلِّ شَيْءٍ عِمَادٌ وَعِمَادُ هٰذَا الدِّيْنِ الْفِقْهُ۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط	دینی فقہ سے افضل اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی چیز نہیں ہے اور ضرور ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابد سے زیادہ بھاری ہے اور ہر چیز کے لئے ایک کھمبا ہے اور اس دین کا کھمبا فقہ ہے (کنز العمال ج۔۱ ص۸۴)

۱۲۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔

اَفْضَلُ الْعِبَادَةِ الْفِقْهُ وَ
اَفْضَلُ الدِّیْنِ الْوَرَعُ

عبادت میں افضل فقہ ہے اور
دین میں افضل پرہیزگاری ہے۔

رواہ الطبرانی (کنز العمال ج ۱۰ ص ۸۵)

۱۳۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

لِکُلِّ شَیْءٍ دِعَامَۃٌ وَ
دِعَامَۃُ ھٰذَا الدِّیْنِ الْفِقْہُ

ہر چیز کے لئے ایک کھمبا ہے اور
اس دین کا کھمبا فقہ ہے۔

رواہ الخطیب (کنز العمال ج ۱۰ ص ۸۶)

۱۴۔ حضرت درہ بنت ابولہب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔

خَیْرُ النَّاسِ
اَقْرَأُھُمْ وَاَفْقَھُھُمْ
فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ وَ
اَتْقَاھُمْ لِلّٰہِ وَ
اٰمَرُھُمْ بِالْمَعْرُوْفِ
وَاَنْھَاھُمْ عَنِ
الْمُنْکَرِ وَاَوْصَلُھُمْ
لِلرَّحِمِ۔

لوگوں میں اچھے وہ ہیں جو ان میں
زیادہ قرآن پڑھنے والے ہیں۔ اور
جو ان میں زیادہ دینی سمجھ رکھنے والے
ہیں۔ اور جو ان میں زیادہ اللہ سے
ڈرنے والے ہیں اور جو ان میں زیادہ
اچھی بات کا حکم کرنے والے ہیں اور
جو ان میں زیادہ بری بات سے
روکنے والے ہیں اور جو ان میں

زیادہ صلہ رحمی والے ہیں۔ رواہ احمد

(کنز العمال، ج ۱۰ صـ۸۷)

۱۵۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔

قَلِيْلُ الْفِقْهِ خَيْرٌ مِّنْ كَثِيْرِ الْعِبَادَةِ وَكَفٰى بِالْمَرْءِ فِقْهًا اِذَا عَبَدَ اللّٰهَ۔

رواہ الطبرانی

تھوڑی فقہ زیادہ عبادت سے بہتر ہے اور انسان کو فقہ کافی ہے جبکہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے۔ (کنز العمال ج ۱۰ صـ۸۸)

۱۶۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

طَلَبُ الْفِقْهِ حَتْمٌ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ۔

رواہ الحاکم فی المستدرک

فقہ کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر ضروری ہے واجب ہے۔

(کنز العمال ج ۱۰ صـ۹۱)

۱۷۔ حضرت عبداللہ بن جزء الزبیدی سے مروی ہے۔

مَنْ تَفَقَّهَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ كَفَاهُ اللّٰهُ هَمَّهٗ وَرَزَقَهٗ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ۔

رواہ الخطیب

جو شخص اللہ کے دین کا فقیہ بنا اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس کے غم اور اس کی روزی کو کافی ہوگا جہاں سے وہ گمان نہیں کرے گا

(کنز العمال ج ۱۰ صـ۹۴)

۱۸۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

خَیْرُ الْعِبَادَةِ الْفِقْهُ۔ — بہترین عبادت فقہ ہے۔

رواہ ابوالشیخ (کنز العمال ج۱۰ ص۱۰۱)

۱۹۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔

لَا عِبَادَةَ اِلَّا بِفِقْهٍ وَمَجْلِسُ فِقْهٍ خَیْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ سِتِّیْنَ سَنَةً۔ — فقہ کے بغیر کوئی عبادت نہیں اور فقہ کی مجلس ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

رواہ الدارقطنی فی الافراد (کنز العمال ج۱۰ ص۱۰۱)

۲۰۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے۔

مَثَلُ الْعَابِدِ الَّذِیْ لَا یَتَفَقَّهُ كَمَثَلِ الَّذِیْ یَبْنِیْ بِاللَّیْلِ وَیَهْدِمُ بِالنَّهَارِ۔ — اس عبادت گذار کی حالت جو فقہ نہیں جانتا ہے اس شخص کی حالت کے مثل ہے جو رات میں گھر بناتا ہے اور دن میں ڈھا دیتا ہے۔

رواہ الدیلمی (کنز العمال ج۱۰ ص۱۰۲)

۲۱۔ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے۔

اَلَا لَا خَیْرَ فِیْ عِبَادَةٍ لَیْسَ فِیْهَا تَفَقُّهٌ وَلَا — سن لو! نہیں ہے کوئی بھلائی ایسی عبادت میں جس میں تفقہ نہ ہو اور

فِي عِلْمٍ لَيْسَ فِيْهِ تَدَبُّرٌ
رواہ ابن لال فی مکارم الاخلاق

نہ ایسے علم میں کہ جس میں غور وفکر نہ ہو۔ (کنز العمال ج ۱۰ ص ۱۰۴)

۲۲۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

اٰفَةُ الدِّيْنِ ثَلَاثَةٌ فَقِيْهٌ فَاجِرٌ وَاِمَامٌ جَائِرٌ وَمُجْتَهِدٌ جَاهِلٌ۔ رواہ الدیلمی فی الفردوس

دین کی آفتیں تین ہیں۔ فاسق فقیہ، ظالم امام اور جاہل مجتہد۔ (کنز العمال ج ۱۰ ص ۱۰۵)

علمار کی فضیلت

۱۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ۔

اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور جو تم میں اولو الامر ہیں۔ (پ ۵ ع ۵)

حضرت علامہ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔

اَلْمُرَادُ مِنْ اُولِي الْاَمْرِ

اولی الامر سے مراد علماء ہیں اصح

اَلْعُلَمَاءُ فِیْ اَصَحِّ الْاَقْوَالِ لِاَنَّ الْمُلُوْكَ یَجِبُ عَلَیْهِمْ طَاعَةُ الْعُلَمَاءِ وَلَا یَنْعَکِسُ۔

اقوال میں۔ اس لئے کہ بادشاہوں پر علماء کی فرمانبرداری واجب ہے اور اس کا برعکس نہیں۔

(تفسیر کبیر جلد اول ص۲۷۴)

اس تفسیر کی روشنی میں آیت کریمہ کا ترجمہ یوں ہوا کہ اللہ ورسول کی فرمانبرداری کرو اور جو تم میں عالم ہیں ان کی فرمانبرداری کرو۔

۲۔ اور خدائے تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ۔

اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔

(پ۲۲ ع ۱۶)

حضرت علامہ امام رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ آیت مبارکہ میں اس بات پر دلالت ہے کہ علماء جنتی ہیں اور وہ اس لئے کہ علماء خشیت والے ہیں اور ہر وہ شخص جو خشیت والا ہے وہ جنتی ہے تو علماء جنتی ہیں۔ اور اس بات کا ثبوت کہ خشیت والے جنتی ہیں اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے جَزَاءُهُمْ الخ یعنی ان کا صلہ ان کے رب کے پاس رہنے کے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ وہ لوگ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ ان سے راضی

اور وہ اللہ سے راضی ۔ یہ اس کے لئے ہے جو اپنے رب سے ڈرے
(پ ۳۰ سورۂ لم یکن ۔ تفسیر کبیر جلد اول صہ ۲۷۹)

۳ ۔ اور خدائے عزوجل ارشاد فرماتا ہے ۔

هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۔
کیا علم والے اور بے علم برابر ہو جائیں گے ۔؟
(پ ۲۲ ع ۱۵)

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ عالم غیر عالم سے افضل ہے غیر عالم خواہ عابد ہو یا غیر عابد ۔ بہر حال عالم اس سے افضل ہے ۔

۴ ۔ اور اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ۔

يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِينَ اٰمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ اُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ
اللہ تعالیٰ تمہارے ایمان والوں کے اور جن لوگوں کو علم دیا گیا ہے خاص کر ان کے درجے کو بلند فرمائے گا ۔ (پ ۲۸ ع ۲)

اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ سب مومن بڑے درجے والے ہیں اور ان میں خاص کر علمائے دین بہت بلند مرتبے والے ہیں ۔ دنیا و آخرت میں ان کی عزت ہے خدائے تعالیٰ نے ان کے لئے بلندی درجات کا وعدہ فرمایا ہے ۔

انتباہ۔ قرآن وحدیث سے عالموں کی جو بہت سی فضیلتیں ثابت ہیں ان سے وہ لوگ مراد ہیں جو حقیقت میں علم والے ہیں چاہے وہ سند یافتہ ہوں یا نہ ہوں کہ سند کوئی چیز نہیں خصوصًا اس زمانہ میں جبکہ جاہلوں کو عالم و فاضل کی سند دی جارہی ہے۔ اعلیٰحضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں سند کوئی چیز نہیں کہ بہتیرے سند یافتہ محض بے بہرہ ہوتے ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ جلد دہم ص۲۳۱) اور تحریر فرماتے ہیں کہ سند حاصل کرنا تو کچھ ضرور نہیں ہاں باقاعدہ تعلیم پانا ضرور ہے مدرسہ میں ہو یا کسی عالم کے مکان پر۔ اور جس نے بے قاعدہ تعلیم پائی (خواہ مدرسہ میں رہ کر) وہ جاہل محض سے بدتر نیم ملا خطرۂ ایمان ہوگا (فتاویٰ رضویہ جلد دہم ص۵۷) لہٰذا وہ لوگ جو عالم کی سند تو رکھتے ہیں مگر علم والے نہیں ہیں جن کی تعداد تیزی کے ساتھ روز بروز بڑھ رہی ہے ان کے متعلق عالموں کی فضیلت سے غلط فہمی میں نہ پڑیں۔

۵۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اِنَّ الْعَالِمَ یَسْتَغْفِرُ لَہٗ	بیشک عالم دین کے لئے آسمانوں
مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ	اور زمین کی چیزیں اور مچھلیاں

فِی الْاَرْضِ وَالْحِیْتَانُ فِیْ	پانی میں دعائے مغفرت کرتی
جَوْفِ الْمَاءِ وَاِنَّ فَضْلَ	ہیں۔ اوریقیناً عالم کی فضیلت
الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ کَفَضْلِ	عابد پر ایسی ہے جیسے چودہویں
الْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ عَلٰی	رات کے چاند کی فضیلت
سَائِرِ الْکَوَاکِبِ وَاِنَّ	تمام ستاروں پر۔ اور بیشک
الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِیَاءِ	علماء انبیاء کے وارث ہیں
وَاِنَّ الْاَنْبِیَاءَ لَمْ یُوَرِّثُوْا	اور نبیوں نے کسی کو دینار
دِیْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا وَّ	و درہم کا وارث نہیں بنایا
اِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ	انھوں نے صرف علم کو وراثت
اَخَذَهٗ اَخَذَ بِحَظٍّ وَّافِرٍ	میں چھوڑا ہے تو جس نے علم
رواہ احمد والترمذی وابوداؤد و	حاصل کرلیا اس نے پورا حصہ
ابن ماجہ والدارمی۔	پالیا۔ (مشکوٰۃ شریف صـ۳۴)

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث شریف کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں کہ عالموں کے لئے دعائے مغفرت میں مچھلیوں کی تخصیص اس لئے ہے کہ پانی جوان کی زندگی کا سبب ہے وہ علمائے حق کی برکت سے نازل ہوتا ہے جیساکہ ایک دوسری حدیث میں ہے بِهِمْ تُمْطَرُوْنَ وَبِهِمْ

تُرْزَقُوْنَ۔ یعنی عالموں کے سبب ان پر بارش کی جاتی ہے اور انھیں کے سبب ان کو روزی دی جاتی ہے۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد اول صفحہ ۲۲۳)

اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں سارے جہان کا عالم کے لئے دعائے مغفرت کرنے کا سبب یہ ہے کہ جہان کی درستگی علم دین کی برکت سے ہے۔ اہلِ جہان کی تمام چیزوں میں سے کوئی بھی چیز ایسی نہیں جس کی درستگی اور جس کا وجود و بقا علم کی برکت سے نہ ہو (اشعۃ اللمعات جلد اول صفحہ ۱۵۸)

اور تحریر فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عالم دین کو چاند سے اس لئے تشبیہ دی ہے کہ چاند کے نور سے ساری دنیا روشن ہوتی ہے جیسے علم دین کا فائدہ سارے جہان کو پہنچتا ہے بخلاف عبادت گذار کے کہ اس کا فائدہ صرف اس کی ذات تک محدود رہتا ہے دوسروں کو نہیں پہنچتا جیسے کہ ستاروں کی روشنی دوسروں کو فائدہ نہیں دیتی (اشعۃ اللمعات ج ۱ ص ۱۵۹)

اور تحریر فرماتے ہیں کہ عالم دین سے وہ شخص مراد ہے جو علم حاصل کرنے کے بعد فرائض و سنن مؤکدہ ضروری عبادات پر اکتفا کرتا ہو یعنی بے عمل نہ ہو اور زیادہ وقت علم سکھانے اور دینی

کتابوں کے تصنیف کرنے پر خرچ کرتا ہو اس کا کام علم کی نشر و اشاعت اور دین کی ترویج ہو۔ اور عابد سے وہ شخص مراد ہے جو علم حاصل کرنے کے بعد عبادت میں مشغول ہوا ہو یعنی جاہل نہ ہو اور اپنے اوقات کو عبادت میں صرف کرتا ہو۔ اور چونکہ علم کی نشر و اشاعت اور اس میں مشغول رہنے کا فائدہ دین کے لئے بہت زیادہ ہے اور لوگوں کو اس کا نفع عام تر و شامل تر ہے اس لئے علم عبادت سے بہت زیادہ افضل ہے۔ (اشعۃ اللمعات ج ۱ ص ۱۵۹)

۶۔ حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا۔ ایک عبادت گذار کا دوسرے عالم دین کا۔ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ	عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے
كَفَضْلِي عَلٰى اَدْنَاكُمْ۔ ثُمَّ	جیسے میری فضیلت تمہارے ادنیٰ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ	آدمی پر۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ
تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ	تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ،
وَمَلٰٓئِكَتَهٗ وَاَهْلَ السَّمٰوٰتِ	اس کے فرشتے اور آسمان و
وَالْاَرْضِ حَتَّى النَّمْلَةَ	زمین والے یہاں تک کہ چیونٹی

فِی جُحْرِهَا وَحَتَّی الْحُوْتَ لَیُصَلُّوْنَ عَلٰی مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَیْرَ۔

اپنے سوراخ میں اور مچھلیاں (پانی میں) صلاۃ بھیجتے ہیں لوگوں کو علم دین سکھانے والے پر۔

رواہ الترمذی (مشکوٰۃ شریف صہ ۳۴)

اندازہ کرنا چاہئے کہ اس حدیث شریف میں کس قدر عابد پر عالم کی فضیلت وشان کا اظہار ہے کہ جب حضور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام انبیا ومرسلین سے افضل ہیں تو ایک ادنیٰ آدمی پر آپ کی فضیلت کس قدر ہوگی۔

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ عالم کی فضیلت عابد پر اس لئے بہت زیادہ ہے کہ علم کا فائدہ دوسرے کو بھی پہنچتا ہے اور عبادت کا فائدہ صرف عبادت گذار کو۔ نیز علم یا تو فرض عین ہے اور یا تو فرض کفایہ اور زائد عبادت نفل ہے اور فرض کا ثواب بہرحال نفل سے زیادہ ہے۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد اول صہ ۲۴۹)

اور حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ اس حدیث شریف میں اشارہ ہے کہ فضیلت اس عالم کو ہے جو لوگوں کو دین سکھاتا ہے تاکہ اس کے علم سے

دوسروں کو فائدہ پہنچے اور وہ عبادت سے افضل ہو جائے جس سے لوگوں کو فائدہ نہیں پہنچتا۔ (اشعۃ اللمعات جلد اول صـ۱۵۹)

۷۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو مجلسوں کے پاس گذرے جو آپ کی مسجد میں تھیں تو آپ نے فرمایا۔

كِلَاهُمَا عَلٰى خَيْرٍ وَ اَحَدُهُمَا اَفْضَلُ مِنْ صَاحِبِهٖ اَمَّا هٰؤُلَاءِ فَيَدْعُوْنَ اللّٰهَ وَيَرْغَبُوْنَ اِلَيْهِ فَاِنْ شَاءَ اَعْطَاهُمْ وَاِنْ شَاءَ مَنَعَهُمْ وَاَمَّا هٰؤُلَاءِ فَيَتَعَلَّمُوْنَ الْفِقْهَ اَوِ الْعِلْمَ وَيُعَلِّمُوْنَ الْجَاهِلَ فَهُمْ اَفْضَلُ وَاِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا ثُمَّ جَلَسَ فِيْهِمْ۔	یہ دونوں بھلائی پر ہیں مگر ان میں ایک مجلس دوسری سے افضل ہے۔ رہے یہ لوگ تو اللہ سے دعا کر رہے ہیں اور اس کی طرف رغبت ظاہر کرتے ہیں اگر چاہے ان کو عطا فرمائے اور چاہے کچھ نہ دے۔ رہے یہ لوگ تو فقہ اور علم سیکھتے ہیں اور نہ جاننے والوں کو سکھاتے ہیں تو یہ افضل ہیں اور میں معلم ہی بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ پھر حضور علم والی مجلس میں بیٹھ گئے۔
رواہ الدارمی	(مشکوٰۃ صـ۳۶)

حدیث شریف کا خلاصہ یہ ہے کہ عبادت کی مقبولیت یقینی نہیں اور تعلیم کا فائدہ بہرحال ہے چاہے وہ تدریس کے طور پر یا تصنیف کے طور پر۔ اس لئے کہ اس سے لوگ اپنے ایمان و عمل کو درست کرتے ہیں۔ اور دنیا میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری کا مقصد تعلیم ہے نہ کہ عبادت۔ اسی لئے علماء حضور کے وارث و جانشین ہیں۔

۸۔ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے۔

اَلْعُلَمَاءُ مَصَابِيحُ الْاَرْضِ وَخُلَفَاءُ الْاَنْبِيَاءِ وَ وَرَثَتِیْ وَوَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ	علماء دنیا کے چراغ ہیں اور انبیاء کے جانشین ہیں۔ اور میرے نیز دیگر انبیاء کے وارث ہیں۔
رواہ ابن عدی فی الکامل	(کنز العمال ج ۱۰ ص ۷۷)

۹۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی ہے۔

اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ يُحِبُّهُمْ اَهْلُ السَّمَاءِ وَيَسْتَغْفِرُ لَهُمُ الْحِيْتَانُ فِي الْبَحْرِ اِذَا مَاتُوْا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ	عالم نبیوں کے وارث ہیں۔ آسمان والے ان سے محبت کرتے ہیں۔ اور جب علماء انتقال کر جاتے ہیں تو مچھلیاں پانی میں قیامت تک ان کے لئے دعائے مغفرت کرتی

رواہ ابن النجار — ہیں۔ (کنز العمال ج ۱۰ ص ۷۷)

۱۰۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

اِتَّبِعُوا الْعُلَمَاءَ فَاِنَّهُمْ سُرُجُ الدُّنْيَا وَمَصَابِيحُ الْاٰخِرَةِ۔	عالموں کی پیروی کرو اس لئے کہ وہ دنیا اور آخرت کے چراغ ہیں۔

رواہ الدیلمی فی الفردوس — (کنز العمال ج ۱۰ ص ۷۷)

۱۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔

اِذَا اجْتَمَعَ الْعَالِمُ وَالْعَابِدُ عَلَى الصِّرَاطِ قِيلَ لِلْعَابِدِ اُدْخُلِ الْجَنَّةَ وَتَنَعَّمْ بِعِبَادَتِكَ وَقِيلَ لِلْعَالِمِ قِفْ هُنَا وَاشْفَعْ لِمَنْ اَحْبَبْتَ فَاِنَّكَ لَا تَشْفَعُ لِاَحَدٍ اِلَّا شُفِّعْتَ فَقَامَ مَقَامَ الْاَنْبِيَاءِ۔	جبکہ عالم اور عابد پل صراط پر جمع ہوں گے تو عابد سے کہا جائے گا کہ جنت میں داخل ہو جاؤ اور اپنی عبادت کے سبب ناز و نعمت کے ساتھ رہو اور عالم سے کہا جائے گا کہ یہاں ٹھہر جاؤ اور جس شخص کی چاہو شفاعت کرو۔ اس لئے کہ تم جس کسی کی شفاعت کرو گے قبول کی جائے گی۔ تو وہ انبیا کے مقام پر کھڑا ہوگا۔

رواہ الدیلمی فی الفردوس (کنز العمال ج ۱۰ ص ۷۸)

۱۲۔ حضرت واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

مَا مِنْ شَیْءٍ اَقْطَعُ لِظَهْرِ اِبْلِیْسَ مِنْ عَالِمٍ یَخْرُجُ فِیْ قَبِیْلَةٍ۔

عالم جو کسی خاندان میں پیدا ہوتا ہے اس سے بڑھ کر ابلیس کی کمر توڑنے والی کوئی چیز نہیں۔

رواہ الدیلمی فی الفردوس (کنز العمال ج ۱۰ ص ۸۴)

۱۳۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

اَکْرِمُوا الْعُلَمَاءَ فَاِنَّهُمْ وَرَثَةُ الْاَنْبِیَاءِ فَمَنْ اَکْرَمَهُمْ فَقَدْ اَکْرَمَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ۔

عالموں کی عزت کرو اس لئے کہ وہ انبیاء کے وارث ہیں تو جس نے ان کی عزت کی تحقیق اس نے اللہ و رسول کی عزت کی۔

رواہ الخطیب (کنز ج ۱۰ ص ۸۵)

۱۴۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

اِنَّ الْفِتْنَةَ تَجِیْءُ فَتَنْسِفُ الْعِبَادَةَ نَسْفًا وَیَنْجُو الْعَالِمُ مِنْهَا بِعِلْمِهٖ۔

بیشک فتنہ اٹھے گا تو عبادت کے محل کو پورے طور پر ڈھا دے گا اور عالم اپنے علم کے سبب اس فتنہ سے نجات پائے گا۔

رواہ ابونعیم فی الحلیہ (کنز العمال ج ۱۰ صـ۸۵)

۱۵۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

اِنَّ اَھْلَ الْجَنَّۃِ لَیَحْتَاجُوْنَ	یقیناً جنتی جنت میں علماء کے
اِلَی الْعُلَمَاءِ فِی الْجَنَّۃِ	محتاج ہوں گے اور وہ اس لئے
وَذٰلِکَ اَنَّھُمْ یَزُوْرُوْنَ	کہ وہ ہر جمعہ کو اللہ کے دیدار سے
اللہَ تَعَالٰی فِیْ کُلِّ جُمُعَۃٍ	سرفراز ہوں گے تو خدائے تعالیٰ
فَیَقُوْلُ لَھُمْ تَمَنَّوْا	ان سے فرمائے گا جس چیز کی چاہو
عَلٰی مَا شِئْتُمْ فَیَلْتَفِتُوْنَ	تمنا کرو۔ تو وہ لوگ علماء کے
اِلَی الْعُلَمَاءِ فَیَقُوْلُوْنَ	پاس جائیں گے اور ان سے
مَاذَا نَتَمَنّٰی فَیَقُوْلُوْنَ	پوچھیں گے کہ ہم کس چیز کی تمنا
تَمَنَّوْا عَلَیْہِ کَذَا وَکَذَا	کریں؟ تو وہ کہیں گے خدائے تعالیٰ
فَھُمْ یَحْتَاجُوْنَ اِلَیْھِمْ	سے ایسی ایسی تمنا کرو۔ تو جنتی
فِی الْجَنَّۃِ کَمَا یَحْتَاجُوْنَ	جنت میں عالموں کے محتاج
اِلَیْھِمْ فِی الدُّنْیَا۔	ہوں گے جیسا کہ دنیا میں وہ ان
رواہ ابن عساکر	کے محتاج ہیں۔ (کنز ج ۱۰ صـ۸۶)

۱۶۔ حضرت محمد بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔

رَکْعَتَانِ مِنْ عَالِمٍ	عالم کی دو رکعت نماز غیر عالم کی

اَفْضَلُ مِنْ سَبْعِیْنَ رَکْعَۃً — ستر رکعت سے افضل ہے۔
مِّنْ غَیْرِ عَالِمٍ۔ — (کنز العمال ج۱۰ ص۸۷)

رواہ ابن النجار

۱۷۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

سَاعَۃٌ مِّنْ عَالِمٍ مُتَّکِیءٍ عَلٰی فِرَاشِہٖ یَنْظُرُ فِیْ عِلْمِہٖ خَیْرٌ مِّنْ عِبَادَۃِ الْعَابِدِ سَبْعِیْنَ عَامًا۔ — ایسا عالم جو بستر پر ٹیک لگا کر علم کے بارے میں غور و فکر کرے اس کی ایک ساعت عابد کی ستر سالہ عبادت سے بہتر ہے

رواہ الدیلمی فی الفردوس — (کنز العمال ج۱۰ ص۸۷)

۱۸۔ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

مَوْتُ قَبِیْلَۃٍ اَیْسَرُ مِنْ مَّوْتِ عَالِمٍ۔ — قبیلہ کی موت عالم کی موت سے آسان ہے۔

رواہ الحاکم — (کنز العمال ج۱۰ ص۹۰)

۱۹۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

مَنْ صَلّٰی خَلْفَ عَالِمٍ مِّنَ الْعُلَمَاءِ فَکَاَنَّمَا صَلّٰی خَلْفَ نَبِیٍّ مِّنَ — جس نے عالموں میں سے کسی عالم کے پیچھے نماز پڑھی تو گویا اس نے نبیوں میں سے کسی نبی کے پیچھے

الْاَنْبِیَاءِ۔ نماز پڑھی (تفسیر کبیر جلد اول ص۲۷۵)

۲۰۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مرفوعًا روایت ہے

فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ بِسَبْعِیْنَ دَرَجَةً بَیْنَ کُلِّ دَرَجَةٍ عَدْوُ الْفَرَسِ سَبْعِیْنَ عَامًا وَذٰلِكَ اَنَّ الشَّیْطَانَ یَضَعُ الْبِدْعَةَ لِلنَّاسِ فَبَصَرَهَا الْعَالِمُ فَیُزِیْلُهَا وَالْعَابِدُ یَقْبَلُ عَلٰی عِبَادَتِهٖ لَا یَتَوَجَّهُ وَلَا یَتَعَرَّفُ لَهَا۔

عالم کی فضیلت عابد پر ستر درجے ہے۔ ہر درجہ کے درمیان ستر سال گھوڑا دوڑنے کے برابر فرق ہے۔ اور وہ اس لئے کہ شیطان لوگوں کے لئے بدمذہبی پیدا کرتا ہے تو عالم اسے دیکھکر مٹا دیتا ہے اور عابد عبادت میں مشغول رہتا ہے اُدھر متوجہ نہیں ہوتا اور نہ بدمذہبی کو پہچانتا ہے۔

(تفسیر کبیر ج ۱ ص۲۷۵)

۲۱۔ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعًا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

رَحْمَةُ اللهِ عَلٰی خُلَفَائِیْ فَقِیْلَ مَنْ خُلَفَاءُكَ

اللہ کی رحمت ہو میرے جانشینوں پر تو عرض کیا گیا یا رسول اللہ!

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ سُنَّتِيْ وَيُعَلِّمُوْنَهَا عِبَادَ اللّٰهِ۔

آپ کے جانشین کون لوگ ہیں؟ فرمایا جو میری سنت سے محبت رکھتے ہیں اور اسے اللہ کے بندوں کو سکھاتے ہیں۔

(تفسیر کبیر ج ۱ ص۲۷۵)

۲۲۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

اَوَّلُ مَنْ يَّشْفَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْاَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْعُلَمَاءُ ثُمَّ الشُّهَدَاءُ۔

قیامت کے دن سب سے پہلے جو شفاعت فرمائیں گے وہ انبیاء ہیں پھر علماء اس کے بعد شہداء

رواہ الخطیب (کنز العمال ج ۱۰ ص۸۶)

شفاعت کرنے میں شہداء پر علماء اس لئے مقدم ہوں گے کہ وہ انبیاء کے نائب ہیں اور شہیدوں کی حیثیت سپاہیوں جیسی ہے

۲۳۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اَلْعُلَمَاءُ مَفَاتِيْحُ الْجَنَّةِ وَخُلَفَاءُ الْاَنْبِيَاءِ۔

علماء جنت کی کنجیاں ہیں اور انبیا کے خلیفہ ہیں۔

راوی نے کہا انسان کنجی نہیں ہوتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ان کے پاس ایسا علم ہے جو جنتوں کی کنجی ہے۔ اور دلیل اس پر یہ

ہے کہ جو شخص خواب دیکھے کہ اس کے ہاتھ میں جنت کی کنجیاں ہیں تو اسے علم دین کی نعمت سے سرفراز کیا جائے گا۔ (تفسیر کبیر ج ۱ ص ۲۸۲)

۲۴۔ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

نَوْمُ الْعَالِمِ عِبَادَةٌ وَ مُذَاكَرَتُهُ تَسْبِيحٌ وَ نَفَسُهُ صَدَقَةٌ وَكُلُّ قَطْرَةٍ نَزَلَتْ مِنْ عَيْنِهٖ تُطْفِئُ بَحْرًا مِّنْ جَهَنَّمَ۔

عالم کا سونا عبادت ہے اور اسکا علمی مذاکرہ تسبیح ہے اور اس کی سانس صدقہ ہے اور آنسو کا ہر وہ قطرہ جو اس کی آنکھ سے بہے وہ جہنم کے ایک سمندر کو بجھا دیتا ہے۔ (تفسیر کبیر ج ۱ ص ۲۸۱)

۲۵۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

خَمْسٌ مِّنَ الْعِبَادَةِ قِلَّةُ الطَّعَامِ وَالْقُعُوْدُ فِي الْمَسَاجِدِ وَالنَّظَرُ اِلَى الْكَعْبَةِ وَالنَّظَرُ اِلَى الْمُصْحَفِ وَالنَّظَرُ اِلٰى وَجْهِ الْعَالِمِ

پانچ چیزیں عبادت سے ہیں کم کھانا، مسجد میں بیٹھنا، کعبہ دیکھنا، مصحف کو دیکھنا اور عالم کا چہرہ دیکھنا (فتاویٰ رضویہ جلد چہارم ص ۶۱۶)

رواہ فی مسند الفردوس

۲۶۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں کہ عالم دین ہر مسلمان کے حق میں عموماً اور علم دین کا استاد اپنے شاگرد کے حق میں خصوصاً حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نائب ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد۱۰ صفحہ ۹۷)

۲۷۔ اور اعلیٰ حضرت رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ عالم دین سنی المذہب جو اپنے شہر میں اعلم (یعنی سب سے زیادہ علم والا) ہو ضرور ان کا حاکم شرعی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد۱۰ صفحہ ۱۸۰)

۲۸۔ اور تحریر فرماتے ہیں کہ امام حجۃ الاسلام محمد غزالی قدس سرہ العالی احیاء العلوم میں فرماتے ہیں سُئِلَ ابْنُ الْمُبَارَكِ مَنِ النَّاسُ فَقَالَ الْعُلَمَاءُ یعنی ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تلمیذ رشید عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ حدیث وفقہ ومعرفت وولایت سب میں امام اجل ہیں ان سے کسی نے پوچھا کہ ناس یعنی آدمی کون ہیں؟ فرمایا علماء۔ امام غزالی فرماتے ہیں جو عالم نہ ہو امام ابن المبارک نے اسے آدمی نہ گنا اس لئے کہ انسان اور چوپائے میں علم ہی کا فرق ہے۔ انسان اُس سبب سے انسان ہے جس کے باعث اس کا شرف جسمانی طاقت سے نہیں کہ اونٹ اس سے زیادہ طاقت ور ہے۔ نہ بڑے جثہ کے سبب کہ ہاتھی کا جثہ

اس سے بڑا ہے۔ نہ بہادری کے باعث کہ شیر اس سے زیادہ بہادر ہے نہ خوراک کی وجہ سے کہ بیل کا پیٹ اس سے بڑا ہے۔ نہ جماع کی غرض سے کہ چڑوٹا جو سب میں ذلیل چڑیا ہے اس سے زیادہ جفتی کی قوت رکھتا ہے۔ آدمی تو صرف علم کے لئے بنایا گیا ہے اور اسی سے اس کا شرف ہے۔ (مقال العرفاء صفحہ ۲)

آخری سطر لفظ علم کے حاشیہ پر تحریر فرمایا قال تعالیٰ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ سیدنا استاد ابو القاسم قشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اجل اکابر صوفیہ کرام سے ہیں اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں اِلَّا لِیَعْرِفُوْنِ یعنی نہیں پیدا کیا ہم نے جن و انس کو مگر معرفت حاصل کرنے کے لئے۔

(صفحۂ مذکور)

مجلسِ علماء کی فضیلت

۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔

مُجَالَسَةُ الْعُلَمَاءِ عِبَادَةٌ — عالموں کے ساتھ بیٹھنا عبادت ہے۔

رواہ الدیلمی فی الفردوس — (کنز العمال ج دہم صفحہ ۸۴)

۲۔ حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

مَنِ اسْتَقْبَلَ الْعُلَمَاءَ فَقَدِ اسْتَقْبَلَنِیْ وَمَنْ زَارَ الْعُلَمَاءَ فَقَدْ زَارَنِیْ وَمَنْ جَالَسَ الْعُلَمَاءَ فَقَدْ جَالَسَنِیْ وَمَنْ جَالَسَنِیْ فَقَدْ جَالَسَ رَبِّیْ۔	جس نے عالموں کا استقبال کیا تحقیق اس نے میرا استقبال کیا۔ اور جو عالموں کی ملاقات کیلئے گیا یقیناً وہ میری ملاقات کے لئے آیا اور جو عالموں کے ساتھ بیٹھا وہ تحقیق میرے ساتھ بیٹھا اور جو میرے ساتھ بیٹھا وہ یقیناً میرے رب کی بارگاہ میں بیٹھا۔
رواہ الرافعی	(کنز العمال ج۱۰ ص۹۷)

۳۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔

إِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا قِيْلَ وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ مَجَالِسُ الْعُلَمَاءِ۔	جب تم جنت کے باغوں میں سے گزرو تو چر لیا کرو۔ عرض کیا گیا جنت کے باغ کیا چیز ہیں؟ فرمایا عالموں کی مجلسیں۔
رواہ الطبرانی	(کنز العمال ج۱۰ ص۷۹)

۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

كَلِمَةُ حِكْمَةٍ يَسْمَعُهَا	شریعت کی ایک بات کا سننا
الرَّجُلُ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ	سال بھر کی عبادت سے بہتر ہے
عِبَادَةِ سَنَةٍ وَالْجُلُوسُ	اور علم دین کی گفتگو کرنے والوں
سَاعَةً عِنْدَ مُذَاكَرَةِ	کے پاس ایک گھڑی بیٹھنا غلام
الْعِلْمِ خَيْرٌ مِّنْ عِتْقِ	آزاد کرنے سے بہتر ہے۔
رَقَبَةٍ۔ رواه الديلمي	(کنز العمال ج ۱۰ ص ۱۰۱)

۵۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

لَا تُفَارِقُوا مَجَالِسَ	عالموں کی مجلسوں سے الگ نہ
الْعُلَمَاءِ فَإِنَّ اللّٰهَ لَمْ	رہو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے
يَخْلُقْ تُرْبَةً عَلٰى وَجْهِ	روئے زمین پر عالموں کی مجلسوں
الْأَرْضِ أَكْرَمَ مِنْ	سے بڑھ کر کسی مٹی کو نہیں پیدا
مَجَالِسِ الْعُلَمَاءِ۔	فرمایا۔ (تفسیر کبیر ج ۱ ص ۲۸۳)

۶۔ غوث صمدانی قطب ربانی حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایسے عالم کی صحبت میں بیٹھو جو پانچ چیزوں کو چھڑا کر پانچ چیزوں کی ترغیب دے۔ دنیا کی رغبت نکال کر زہد کی ترغیب

دے، ریا سے نکال کر اخلاص کی تعلیم دے، غرور چھڑا کر تواضع کی ترغیب دے، کاہلی سے بچا کر وعظ و نصیحت کرنے کی ترغیب دے اور جہالت سے نکال کر علم کی ترغیب دے (غنیۃ الطالبین مترجم صہ ۲۵۱)

۷، حضرت فقیہ ابو اللیث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ جو شخص عالم کے پاس بیٹھے اور علم کی بات یاد نہ رکھ سکے اس کے لئے بھی سات خوبیاں ہیں۔ اوّل علم حاصل کرنے والوں کا ثواب پائے گا۔ دوم جب تک عالم کے پاس بیٹھا رہے گا گناہ سے بچے گا۔ سوم جب علم حاصل کرنے کے لئے اپنے گھر سے نکلے گا اس پر رحمت نازل ہوگی۔ چہارم جب علم کے حلقہ میں بیٹھے گا اور ان پر رحمت نازل ہوگی تو اس کا بھی اس میں حصہ ہوگا۔ پنجم جب تک دین کی باتیں سنے گا اس کے لئے فرمانبرداری لکھی جائے گی۔ ششم جبکہ وہ سنے گا اور نہیں سمجھے گا تو ادراک علم سے محرومی کے سبب اس کا دل تنگ ہوگا۔ تو وہ غم اس کے لئے خدائے تعالیٰ کی بارگاہ کا وسیلہ بن جائے گا اس لئے کہ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے اَنَا عِنْدَ الْمُنْکَسِرَۃِ قُلُوْبُھُمْ لِاَجْلِیْ۔ یعنی میں ان لوگوں کے پاس ہوں جن کے دل میرے لئے ٹوٹنے والے ہیں (حدیث قدسی) ھفتم وہ مسلمانوں سے عالموں کی تعظیم اور فاسقوں کی توہین

دیکھے گا تو اس کا دل فسق سے نفرت کرے گا اور علم دین کی طرف مائل ہوگا۔ اسی لئے نیک لوگوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیٹھنے کا حکم فرمایا ہے۔ (تفسیر کبیر جلد اول ص۲۷۷)

۸۔ اور حضرت فقیہ ابو اللیث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں جو شخص آٹھ قسم کے آدمیوں کے پاس بیٹھے گا اللہ تعالیٰ اس میں آٹھ چیزیں بڑھا دے گا۔ جو مالداروں کے پاس بیٹھے گا اس کے دل میں دنیا کی محبت و رغبت زیادہ ہوگی۔ اور جو درویشوں کے ساتھ بیٹھے گا اس کو اللہ تعالیٰ کی تقسیمِ نعمت پر شکر و رضا کی توفیق ہوگی۔ اور جو بادشاہ کے پاس بیٹھے گا اس میں سختی و تکبر زیادہ ہوگا۔ اور جو عورتوں کے ساتھ بیٹھے گا اس میں شہوت و جہالت بڑھے گی۔ اور جو بچوں کے پاس بیٹھے گا اس میں ہنسی مذاق زیادہ ہوگا۔ اور جو فاسقوں کے پاس بیٹھے گا اس میں گناہوں پر جرأت بڑھے گی۔ اور جو نیکوں کے پاس بیٹھے گا اس میں فرمانبرداری کی رغبت زیادہ ہوگی۔ اور جو عالموں کے پاس بیٹھے گا اس کا علم و تقویٰ بڑھ جائے گا۔

(تفسیر کبیر جلد اول ص۲۷۷)

تعلیم و تصنیف کی فضیلت

۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اِنَّ مِمَّا یَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ	مومن کو اس کی موت کے بعد جو
مِنْ عَمَلِهٖ وَحَسَنَاتِهٖ	اعمال و نیکیاں پہنچتی رہتی ہیں ان
بَعْدَ مَوْتِهٖ عِلْمًا عَلَّمَهٗ	میں سے ایک علم ہے جو اس نے
وَنَشَرَهٗ وَوَلَدًا	حاصل کیا اور پھیلایا۔ دوسرے
صَالِحًا تَرَكَهٗ اَوْ مُصْحَفًا	وہ نیک اولاد کہ جس کو اس نے
وَرَّثَهٗ اَوْ مَسْجِدًا	چھوڑا۔ تیسرے قرآن مجید جس کا
بَنَاهُ اَوْ بَيْتًا لِابْنِ	وارث بنایا۔ چوتھے مسجد جس کو اس
السَّبِيْلِ اَوْ نَهْرًا	نے تعمیر کی۔ پانچویں مسافر خانہ
اَجْرَاهُ اَوْ صَدَقَةً	بنایا۔ چھٹے نہر جاری کیا اور ساتویں
اَخْرَجَهٗ مِنْ مَالِهٖ	صدقہ جس کو اس نے اپنی صحت
فِیْ صِحَّتِهٖ وَحَيَاتِهٖ	و زندگی میں نکالا۔ ان سب چیزوں
تَلْحَقُهٗ مِنْ بَعْدِ	کا ثواب مرنے کے بعد بھی مومن

مَوْتِہٖ۔ — کو پہنچتا ہے۔

رواہ ابن ماجہ والبیہقی — (مشکوٰۃ شریف ص۳۶)

ان تمام چیزوں کا اور اسی طرح دینی کتابیں وراثت میں چھوڑنے، ان کو وقف کرنے اور مدرسہ و خانقاہیں بنوانے کا ثواب بھی مومن کو قبر میں ملتا رہے گا جب تک کہ وہ دنیا میں باقی رہیں گی۔ ان میں تعلیم دینے کا ثواب زیادہ دنوں تک ملتا رہے گا بشرطیکہ شاگردوں کو قابل بنائے اور ان سے درس و تدریس کا سلسلہ چل پڑے۔ اور سب سے زیادہ ثواب بہترین دینی کتابوں کی تصنیفات کا ملے گا کہ وہ پوری دنیا میں پھیل جاتی ہیں اور قیامت تک باقی رہیں گی جن سے مسلمان اپنے ایمان و عمل کو سنوارتے رہیں گے۔

۲۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

هَلْ تَدْرُوْنَ مَنْ اَجْوَدُ جُوْدًا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اللّٰهُ اَجْوَدُ جُوْدًا ثُمَّ اَنَا

کیا تم لوگ جانتے ہو سب سے بڑا سخی کون ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول زیادہ جاننے والے ہیں۔ فرمایا اللہ سب سے بڑا

اَجْوَدُ بَنِيْ اٰدَمَ وَاَجْوَدُهُمْ	جوّاد ہے ۔ پھر انسان میں سب سے
مِّنْ بَعْدِیْ رَجُلٌ عَلِمَ	زیادہ سخی میں ہوں ۔ اور میرے بعد
عِلْمًا فَنَشَرَہٗ یَاْتِیْ	سب سے زیادہ سخی وہ شخص ہے کہ
یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَمِیْرًا	جس نے علم دین حاصل کیا تو
وَّحْدَہٗ اَوْقَالَ اُمَّةً	اس کو پھیلایا وہ اکیلا امیر ہو کر
وَّاحِدَةً ۔	آئے گا یا جماعت کی حیثیت سے ۔
رواہ البیہقی	(مشکوٰۃ شریف صے ۳۷)

مطلب یہ ہے کہ درس و تدریس یا تصنیف و تالیف سے جو شخص علم دین پھیلائے گا وہ قیامت کے دن بڑی شان و شوکت اور جاہ و حشمت کے ساتھ آئے گا ۔

۳ ۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

اِنَّ مِنْ اَشَرِّ النَّاسِ	اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت
عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً یَوْمَ	کے دن بہت برے درجہ والا وہ
الْقِیَامَةِ عَالِمٌ لَا یُنْتَفَعُ	عالم ہوگا جس کے علم سے فائدہ
بِعِلْمِہٖ ۔	نہ اٹھایا جائے ۔
رواہ الدارمی	(مشکوٰۃ شریف صے ۳۷)

یعنی وہ عالم جو درس و تدریس یا تصنیف و تالیف میں مشغول

نہ ہو، اپنے علم سے لوگوں کو فائدہ نہ پہنچائے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر چھوڑ دے (اشعۃ اللمعات جلد اول صہ ۱۷۶) یا یہ مطلب ہے کہ علم دین حاصل کیا مگر اس پر عمل نہیں کیا تو وہ جاہل سے برا ہے کہ ایسے عالم پر عذاب جاہل سے سخت ہوگا (مرقاۃ جلد اول صہ ۲۵۵) جو لوگ علم دین حاصل کرنے کے بعد کاروبار میں لگ جاتے ہیں اور اپنے علم سے لوگوں کو فائدہ نہیں پہنچاتے وہ اس حدیث شریف سے نصیحت حاصل کریں اور وہ عالم بھی کہ جو بے عمل ہیں۔

۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

مَثَلُ عِلْمٍ لَا يُنْتَفَعُ بِهٖ	اس علم کی مثال جس سے فائدہ نہ
كَمَثَلِ كَنْزٍ لَا يُنْفَقُ	اٹھایا جائے اس خزانہ کی طرح ہے
مِنْهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔	کہ جس میں سے اللہ تعالیٰ کی راہ
رواہ احمد والدارمی	میں نہ خرچ کیا جائے۔

(مشکوٰۃ شریف صہ ۳۸)

۵۔ حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

مَنْ عَلَّمَ عِلْمًا فَلَهٗ	جس نے کسی شخص کو علم دین سکھایا
اَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهٖ	تو اس کے لئے اس آدمی کا ثواب

لَا يَنْقُصُ مِنْ اَجْرِ الْعَامِلِ۔ ہے کہ جس نے اس پر عمل کیا مگر عمل کرنے والے کا ثواب کم نہ ہوگا

رواہ ابن ماجہ (کنز العمال ج۔۱ ص۸۰)

۶۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے

مَنْ عَلَّمَ اٰیَۃً مِّنْ کِتَابِ اللّٰہِ اَوْ بَابًا مِّنْ عِلْمٍ اَنْمَی اللّٰہُ اَجْرَہٗ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ۔ جو شخص قرآن مجید کی کوئی آیت یا علم کا کچھ حصہ سکھائے تو اللہ تعالیٰ اس کے ثواب کو قیامت تک بڑھائے گا۔

رواہ ابن عساکر (کنز العمال ج۔۱ ص۸۰)

۷۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔

وُزِنَ حِبْرُ الْعُلَمَاءِ بِدَمِ الشُّھَدَاءِ فَرَجَحَ عَلَیْہِ۔ عالموں کے قلم کی روشنائی شہیدوں کے خون سے تولی جائے گی تو وہ خون پر غالب ہو جائے گی۔

رواہ الخطیب (کنز ج۔۱ ص۸۰)

۸۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

یُوْزَنُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مِدَادُ الْعُلَمَاءِ وَدَمُ الشُّھَدَاءِ قیامت کے دن عالموں کے قلم کی روشنائی اور شہیدوں کے خون

فَيَرْجَحُ عَلَيْهِمْ مِدَادُ الْعُلَمَاءِ عَلٰى دَمِ الشُّهَدَاءِ	تولے جائیں گے تو عالموں کی روشنائی شہیدوں کے خون پر بھاری ہوگی۔
رواه الشیرازی۔ والمرہبی عن عمران بن حصین وابن عبدالبر فی العلم عن ابی الدرداء وابن الجوزی فی العلل عن النعمان بن بشیر رضی اللہ عنہم۔	(کنزالعمال ج دہم صفہ ۸۰)

یعنی کتابوں کی تصنیف خدائے تعالیٰ کے نزدیک اتنی زیادہ فضیلت رکھتی ہے کہ اس کے لئے عالم دین جو روشنائی استعمال کرتے ہیں وہ قیامت کے دن وزن میں شہیدوں کے خون پر غالب آجائے گی۔

۹۔ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے۔

عَالِمٌ يُنْتَفَعُ بِهٖ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ عَابِدٍ۔	وہ عالم کہ جس (کی تعلیم وتصنیف) سے فائدہ اٹھایا جائے ہزار عابد سے بہتر ہے۔
رواہ فی مسند الفردوس	(کنزالعمال ج صفہ ۸۱)

۱۰۔ حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

مَا تَصَدَّقَ النَّاسُ بِصَدَقَةٍ اَفْضَلَ مِنْ	وہ علم کہ جسے (تعلیم وتصنیف سے) پھیلایا جائے اس سے افضل

عِلْمٍ يُنْشَرُ۔ — لوگوں کا کوئی صدقہ نہیں۔

رواہ الطبرانی — (کنز العمال ج۱۰ ص۸۹)

۱۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔

مَنْ اَدّٰی اِلٰی اُمَّتِیْ حَدِیْثًا لِتُقَامَ بِهٖ سُنَّةٌ اَوْتُثْلَمَ بِهٖ بِدْعَةٌ فَهُوَفِی الْجَنَّةِ۔ — جو شخص میری امت تک کوئی دینی بات پہنچائے تاکہ اس سے سنت قائم کی جائے یا اس سے بدمذہبی دور کی جائے تو وہ جنتی ہے۔

رواہ ابونعیم فی الحلیہ — (کنز العمال ج۱۰ ص۹۰)

بے عمل عالم

۱۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

اَلْعَالِمُ مَنْ یَّعْمَلُ بِالْعِلْمِ وَاِنْ کَانَ قَلِیْلًا۔ — عالم وہ شخص ہے جو علم پر عمل کرے اگرچہ علم تھوڑا ہو۔

رواہ ابوالشیخ — (کنز العمال ج۱۰ ص۷۶)

یعنی جو علم پر عمل نہ کرے وہ صرف نام کا عالم ہے حقیقت میں

عالم نہیں جیساکہ حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں اِنَّ غَیْرَ الْعَامِلِیْنَ لَیْسُوْا عُلَمَاءَ۔ یقیناً جو عمل کرنے والے نہیں ہیں وہ عالم نہیں ہیں (مرقاۃ جلد اول صہ ۲۵۵)

۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ عَالِمٌ لَّمْ یَنْفَعْهُ عِلْمُهٗ۔	قیامت کے دن سب سے سخت عذاب والا وہ عالم ہوگا کہ جسے اسکے علم نے فائدہ نہیں دیا۔
رواہ ابوداؤد طیالسی	(کنز العمال ج۱۰ صہ ۱۰۱)

۳۔ حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

مَثَلُ الْعَالِمِ الَّذِیْ یُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَیْرَ وَیَنْسٰی نَفْسَهٗ کَمَثَلِ السِّرَاجِ یُضِیْءُ لِلنَّاسِ وَیُحْرِقُ نَفْسَهٗ۔	اس عالم کی مثال جو لوگوں کو بھلائی سکھاتا ہے اور عمل نہیں کرتا اس چراغ کے مانند ہے جو دوسروں کو روشنی دیتا ہے اور خود کو جلاتا ہے۔
رواہ الطبرانی فی الکبیر	(کنز العمال ج۱۰ صہ ۱۰۷)

۴۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

اَشَدُّ النَّاسِ حَسْرَةً	قیامت کے دن بہت زیادہ

يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ عَلِمَ عِلْمًا فَانْتَفَعَ بِهٖ مَنْ سَمِعَهٗ مِنْهُ دُوْنَهٗ۔

افسوس کرنے والا وہ شخص ہوگا کہ علم حاصل کیا تو جس نے اس سے سنا فائدہ اٹھایا سوائے اس کے

رواہ ابن عساکر — (کنز العمال ج۱۰ ص۷۹)

۵۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

تَعَلَّمُوْا مِنَ الْعِلْمِ مَا شِئْتُمْ فَوَاللّٰهِ لَا تُؤْجَرُوْا بِجَمْعِ الْعِلْمِ حَتّٰى تَعْمَلُوْا۔

جو علم چاہو حاصل کرو مگر خدا کی قسم تم علم جمع کرنے پر ثواب نہیں دئے جاؤ گے یہاں تک کہ عمل کرو

رواہ ابو الحسن فی امالیہ — (کنز العمال ج۱۰ ص۸۱)

۶۔ حضرت ولید بن عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

اِنَّ اُنَاسًا مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ يَطَّلِعُوْنَ عَلٰى اُنَاسٍ مِّنْ اَهْلِ النَّارِ فَيَقُوْلُوْنَ بِمَ دَخَلْتُمُ النَّارَ فَوَاللّٰهِ مَا دَخَلْنَا اِلَّا بِمَا تَعَلَّمْنَا مِنْكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ اِنَّا كُنَّا نَقُوْلُ وَلَا نَفْعَلُ

جنت کے بعض لوگ جہنم کے کچھ لوگوں سے متوجہ ہو کر کہیں گے کہ آپ لوگ جہنم میں کیوں داخل ہوئے؟ خدا کی قسم ہم آپ لوگوں سے سیکھنے ہی کے سبب جنت میں داخل ہوئے تو وہ کہیں گے کہ ہم لوگ کہتے تھے مگر عمل نہیں کرتے تھے۔

رواہ الطبرانی (کنز العمال ج۰ا صـ۱۰۸)

۷۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

رَأَیْتُ لَیْلَۃَ اُسْرِیَ بِیْ	میں نے معراج کی رات میں دیکھا
رِجَالًا تُقْرَضُ شِفَاھُھُمْ	کہ کچھ لوگوں کے ہونٹ آگ کی
بِمَقَارِیْضَ مِنْ نَّارٍ	قینچیوں سے کاٹے جارہے ہیں۔
قُلْتُ مَنْ ھٰؤُلَاءِ یَا	میں نے پوچھا جبریل یہ کون لوگ
جِبْرِیْلُ قَالَ ھٰؤُلَاءِ	ہیں؟ انھوں نے کہا یہ آپ کی
خُطَبَاءُ مِنْ اُمَّتِكَ	امت کے خطیب اور واعظ ہیں جو
یَاْمُرُوْنَ النَّاسَ	لوگوں کو نیکی کی ہدایت کرتے تھے
بِالْبِرِّ وَیَنْسَوْنَ	اور اپنے آپ کو بھول جاتے تھے
اَنْفُسَھُمْ۔	یعنی خود نیک کام نہ کرتے تھے۔

رواہ فی شرح السنۃ (مشکوٰۃ صـ۴۳۸)

۸۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

یُجَاءُ بِالرَّجُلِ یَوْمَ	قیامت کے دن ایک شخص کو لاکر
الْقِیَامَۃِ فَیُلْقٰی فِی النَّارِ	جہنم میں ڈال دیا جائے گا تو اس کی

فَيَطْحَنُ فِيهَا كَطَحْنِ	آنتیں فوراً پیٹ سے نکل کر آگ
الْحِمَارِ بِرَحَاهُ	میں گر پڑیں گی پھر وہ انھیں پیسے گا
فَيَجْتَمِعُ أَهْلُ النَّارِ	یعنی ان کے گرد چکر کاٹے گا جیسے
عَلَيْهِ فَيَقُولُونَ أَيْ	پن چکی کا گدھا آٹا پیستا ہے تو دوزخی
فُلَانُ. مَا شَأْنُكَ	یہ دیکھکر اس کے پاس جمع ہوجائینگے
لَيْسَ كُنْتَ تَأْمُرُنَا	اور اس سے کہیں گے اے فُلاں!
بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَانَا	تیرا کیا حال ہے یعنی یہ تو کیا کر رہا ہے؟
عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ	کیا تو ہم کو نیک کام کرنے اور برے
كُنْتُ آمُرُكُمْ	کام سے باز رہنے کا حکم نہیں دیتا تھا
بِالْمَعْرُوفِ وَلَا آتِيْكُمْ	وہ کہے گا ہاں میں تم کو نیک کام کا
وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ	حکم دیتا تھا اور خود اس کو نہیں کرتا
وَآتِيْهِ.	تھا اور برے کام سے تم کو روکتا
متفق علیہ	تھا اور خود اس کو کرتا تھا.

(مشکوٰۃ صہ ۴۳۶)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ دوسروں کو اچھی بات کا حکم دینا اور بری بات سے روکنا اور خود اس پر عمل نہ

کرنا عذاب کا سبب ہے لیکن یہ عذاب عمل نہ کرنے کی وجہ سے ہے امر و نہی کی وجہ سے نہیں ہے اس لئے کہ اگر امر و نہی بھی نہیں کرے گا تو دو واجب ترک کرنے کے سبب اور زیادہ عذاب کا مستحق ہوگا۔

(اشعۃ اللمعات ج ۴ ص ۱۷۵)

۹۔ حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ علم دین خشیت الٰہی پیدا کرتا ہے جس سے تقویٰ حاصل ہوتا ہے اور وہی عالم کی افضلیت کا سبب ہے۔ لہٰذا جس شخص کا علم ایسا نہ ہو وہ جاہل کے مثل ہے بلکہ وہ جاہل ہے (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۳۱)

۱۰۔ امام شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اِنَّمَا الْعَالِمُ مَنْ خَشِیَ اللہَ عَزَّوَجَلَّ۔ یعنی عالم صرف وہ شخص ہے جسے خدائے عزوجل کی خشیت حاصل ہو۔ (تفسیر خازن و معالم التنزیل جلد ۵ ص ۳۰۲)

۱۱۔ امام ربیع بن انس علیہ الرحمۃ والرضوان نے فرمایا مَنْ لَّمْ یَخْشَ اللہَ فَلَیْسَ بِعَالِمٍ۔ یعنی جسے خشیت الٰہی حاصل نہ ہو وہ عالم نہیں۔ (تفسیر خازن ج ۵ ص ۳۰۲)

دنیادار اور برے علماء

۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اِنَّ اُنَاسًا مِّنْ اُمَّتِيْ سَيَتَفَقَّهُوْنَ فِي الدِّيْنِ وَيَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ يَقُوْلُوْنَ نَاْتِي الْاُمَرَاءَ فَنُصِيْبُ مِنْ دُنْيَاهُمْ وَنَعْتَزِلُهُمْ بِدِيْنِنَا وَلَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ كَمَا لَا يُجْتَنٰى مِنَ الْقَتَادِ اِلَّا الشَّوْكُ كَذٰلِكَ لَا يُجْتَنٰى مِنْ قُرْبِهِمْ اِلَّا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ كَاَنَّهٗ يَعْنِي الْخَطَايَا۔ رواہ ابن ماجہ

میری امت کے کچھ لوگ دین کا علم حاصل کریں گے اور قرآن پڑھیں گے۔ وہ کہیں گے کہ ہم امیروں کے پاس جاتے ہیں تاکہ ان کی دنیا حاصل کریں مگر اپنا دین ہم ان سے بچائیں گے۔ لیکن ایسا نہیں ہوسکے گا جیسے کہ ببول کے درخت سے کانٹے ہی چنے جاتے ہیں ایسے ہی امیروں کے قرب سے کچھ نہیں حاصل ہوگا مگر (ابن صباح نے فرمایا) خطائیں ہی حاصل ہوں گی (مشکوٰۃ ص۳۷)

حاکموں اور امیروں کے یہاں دینی فائدہ کے لئے علماء کے جانے میں حرج نہیں لیکن نذر کی لالچ سے جانا یا ان سے قرب حاصل کرنا پکی دنیا داری ہے اور دین کے لئے زہر قاتل ہے۔

۲۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا۔

لَوْ اَنَّ اَهْلَ الْعِلْمِ صَانُوا الْعِلْمَ وَوَضَعُوْهُ عِنْدَ اَهْلِهٖ لَسَادُوْا بِهٖ اَهْلَ زَمَانِهٖ وَلٰكِنَّهُمْ بَذَلُوْهُ لِاَهْلِ الدُّنْيَا لِيَنَالُوْا بِهٖ مِنْ دُنْيَاهُمْ فَهَانُوْا عَلَيْهِمْ سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ جَعَلَ الْهُمُوْمَ هَمًّا وَّاحِدًا هَمَّ اٰخِرَتِهٖ كَفَاهُ اللّٰهُ هَمَّ دُنْيَاهُ وَمَنْ تَشَعَّبَتْ	اگر علماء علم کی حفاظت کرتے اور علم کو اس کے اہل ہی پر پیش کرتے تو اس کی برکت سے اپنے زمانہ والوں کے سردار ہو جاتے لیکن انھوں نے اپنا علم دنیا والوں کیلئے استعمال کیا تاکہ اس سے ان کی دنیا حاصل کریں تو وہ لوگ دنیا والوں کے سامنے ذلیل ہو گئے۔ میں نے تمہارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص تمام غموں کو بنا لے ایک غم اپنی آخرت کا غم۔ اللہ تعالیٰ اس کی دنیا کے

بِهِ الْهُمُوْمُ اَحْوَالُ الدُّنْيَا لَمْ يُبَالِ اللّٰهُ فِيْ اَيِّ اَوْدِيَتِهَا هَلَكَ
رواہ ابن ماجۃ

غموں کو کافی ہوگا۔ اور جس کے غم متفرق ہوں دنیا کی پریشانیاں تو اللہ کو اس کی پروا نہیں کہ وہ دنیا کے کس جنگل میں ہلاک ہوا۔

(مشکوٰۃ ص۳۷)

اس حدیث شریف کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر علماء اپنے علم کی عزت کریں، اسے ذلیل ہونے سے بچائیں اور دنیا حاصل کرنے کی لالچ میں اسے رسوا نہ کریں تو وہ اہل زمانہ کے سردار ہو جائیں گے۔ اور جسے صرف آخرت کا غم ہو اللہ تعالیٰ اس کے لئے کافی ہے اور جسے دنیا کے غم ہوں خدائے تعالیٰ کو اس کی کوئی پروا نہیں۔

۳۔ حضرت اعمش سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اٰفَةُ الْعِلْمِ النِّسْيَانُ وَاِضَاعَتُهٗ اَنْ تُحَدِّثَ بِهٖ غَيْرَ اَهْلِهٖ۔
رواہ الدارمی

علم کی آفت اسے بھول جانا ہے۔ اور علم کو ضائع کرنا یہ ہے کہ تو اسے نااہل اور نالائق کو سکھائے۔

(مشکوٰۃ ص۳۷)

حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

تحریر فرماتے ہیں کہ اس حدیث شریف میں دراصل اس بات پر تنبیہ ہے کہ ان باتوں کے اختیار کرنے سے بچنا چاہئے جو علم کے بھول جانے کا سبب بنتے ہیں یعنی گناہوں کا ارتکاب، نفس وخواہشات دنیا کی مصروفیات اور اس کے لئے دوڑ دھوپ۔ جیسا کہ حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

شَكَوْتُ اِلٰى وَكِيْعٍ سُوْءَ حِفْظِيْ
میں نے حضرت وکیع سے کمزور حافظے کی شکایت کی
فَاَوْصَانِيْ اِلٰى تَرْكِ الْمَعَاصِيْ
تو انھوں نے مجھے گناہ ترک کرنے کی وصیت کی
فَاِنَّ الْعِلْمَ فَضْلٌ مِّنْ اِلٰہٍ
اس لئے کہ علم اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔
وَفَضْلُ اللّٰہِ لَا یُعْطٰی لِعَاصٍ
اور اللہ تعالیٰ کا فضل گنہگار کو نہیں دیا جاتا

(اشعۃ اللمعات ج اول ص۱۷۵)

حضرت سفیان سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت کعب سے فرمایا کہ اہل علم کون لوگ ہیں؟ انھوں نے فرمایا۔

اَلَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ بِمَا یَعْلَمُوْنَ قَالَ فَمَا اَخْرَجَ الْعِلْمَ مِنْ قُلُوْبِ الْعُلَمَاءِ قَالَ الطَّمَعُ ۔	وہ لوگ جو اپنے علم پر عمل کرتے ہیں ۔ حضرت عمر نے فرمایا تو کس چیز نے علماء کے دلوں سے علم کو نکال دیا ؟ فرمایا لالچ نے ۔
رواہ الدارمی	(مشکوٰۃ شریف ص۳۷)

علم نکل جانے کا مطلب ہے اس کا نور اور اس کی ہیبت و برکت کا نکل جانا ۔ یہی وجہ ہے کہ لالچی عالم حق گوئی نہیں کرتا جیساکہ دیکھا جارہا ہے ۔ مشہور مقولہ ہے اَلطَّمَعُ یُصِیْرُ الْاَسَدَ ذُبَابًا ۔ یعنی لالچ شیر کو مکھی بنا دیتی ہے ۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں حضرت شیخ ابو العباس مرسی قدس سرہٗ سے منقول ہے کہ جب میں اپنے کام کے ابتدائی زمانہ میں اسکندریہ پہنچا تو وہاں ایک شخص سے میری جان پہچان تھی میں نے اس سے آدھے درہم میں ایک چیز خریدی ۔ چونکہ آدھا درہم ایک معمولی چیز تھی اس لئے میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ شاید آدھا درہم وہ مجھ سے وصول نہ کرے تو غیب سے آواز آئی اَلسَّلَامَۃُ فِی الدِّیْنِ بِتَرْکِ الطَّمَعِ فِی الْمَخْلُوْقِیْنَ ۔ یعنی دین کی سلامتی مخلوق سے

لالچ کے چھوڑ دینے میں ہے (اشعۃ اللمعات جلد اول صہ ۱۷۵)

۵۔ حضرت احوص بن حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے فرمایا۔

اَلَا اِنَّ شَرَّ الشَّرِّ شِرَارُ الْعُلَمَاءِ وَاِنَّ خَیْرَ الْخَیْرِ خِیَارُ الْعُلَمَاءِ۔ رواہ الدارمی

آگاہ ہوجاؤ کہ بروں میں سب سے برے علمائے سوء ہیں اور اچھوں میں سب سے اچھے علمائے حق ہیں (مشکوٰۃ شریف صہ ۳۷)

اس لئے کہ عالم لوگوں کے مقتدا ہوتے ہیں ان کی اچھائی سے بہت لوگ اچھے بن جاتے ہیں اور ان کی برائی و بد مذہبی سے بہتیرے برے اور بد مذہب ہوجاتے ہیں۔

۶۔ حضرت زیاد بن حُدیر سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ مجھ سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو اسلام کو کیا چیز ڈھا دے گی؟ میں نے کہا نہیں۔ انھوں نے فرمایا۔

یَهْدِمُهٗ زَلَّةُ الْعَالِمِ وَجِدَالُ الْمُنَافِقِ بِالْکِتَابِ وَحُکْمُ الْاَئِمَّةِ الْمُضِلِّیْنَ۔ رواہ الدارمی

عالم کا گناہ، قرآن میں منافق کا جھگڑنا اور گمراہ گر سرداروں کی حکومت اسلام کو ڈھا دے گی۔ (مشکوٰۃ صہ ۳۷)

۷۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ جُبِّ الْحُزْنِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا جُبُّ الْحُزْنِ قَالَ وَادٍ فِيْ جَهَنَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْهُ جَهَنَّمُ كُلَّ يَوْمٍ اَرْبَعَ مِائَةِ مَرَّةٍ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ يَّدْخُلُهَا قَالَ الْقُرَّاءُ الْمُرَاءُوْنَ بِاَعْمَالِهِمْ۔	غم کے کنواں سے اللہ کی پناہ مانگو۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ غم کا کنواں کیا ہے؟ فرمایا وہ دوزخ کی ایسی گھاٹی ہے کہ جس سے خود دوزخ چار سو مرتبہ روزانہ پناہ مانگتی ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ! اس میں کون لوگ داخل ہوں گے؟ فرمایا اپنے اعمال کو دکھانے والے قاری۔
رواہ الترمذی	(مشکوٰۃ صـ۳۸)

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ مبارکہ میں جو قاری ہوتے تھے وہ عالم بھی ہوتے تھے۔ لہٰذا حدیث شریف کا یہ مطلب ہوا کہ وہ عالم و قاری جو ریاکار ہیں اپنے اعمال لوگوں کو دکھاتے ہیں وہ جہنم کی بدترین گھاٹی میں عذاب دئے جائیں گے

۸۔ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے مروی ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

يُوشِكُ اَنْ يَّاْتِيَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقٰى مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اِسْمُهٗ وَلَا يَبْقٰى مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُهٗ مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَّهِيَ خَرَابٌ مِّنَ الْهُدٰى عُلَمَاءُهُمْ شَرٌّ مَّنْ تَحْتَ اَدِيْمِ السَّمَاءِ مِنْ عِنْدِهِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ وَفِيْهِمْ تَعُوْدُ۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان۔	عنقریب لوگوں پر ایسا وقت آئے گا کہ اسلام کا صرف نام باقی رہ جائے گا اور قرآن کا صرف رواج ہی رہ جائے گا۔ ان کی مسجدیں آباد ہوں گی مگر ہدایت سے خالی ہوں گی۔ ان کے علماء آسمان کے نیچے بد ترین مخلوق ہوں گے۔ انھیں سے فتنہ اٹھے گا اور انھیں میں لوٹ جائے گا۔ (مشکوٰۃ ص ۳۸)

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ وہ نام نہاد علماء کہ جنھوں نے اپنی تصنیفات حفظ الایمان، براہین قاطعہ اور تحذیر الناس وغیرہ میں سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہینیں لکھیں اور ان کی ذات سے مسلمانوں میں فتنہ اٹھا وہ آسمان کے نیچے بد ترین

مخلوق ہوئے۔

۹۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

يَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ يَاْتُوْنَكُمْ مِّنَ الْاَحَادِيْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلَا اٰبَاءُكُمْ فَاِيَّاكُمْ وَاِيَّاهُمْ لَا يُضِلُّوْنَكُمْ وَلَا يَفْتِنُوْنَكُمْ۔ رواہ مسلم

آخری زمانہ میں ایک گروہ فریب دینے والوں اور جھوٹ بولنے والوں کا ہوگا وہ تمہارے سامنے ایسی باتیں لائیں گے جن کو نہ تم نے کبھی سنا ہوگا نہ تمہارے باپ دادا نے۔ تو ایسے لوگوں سے بچو اور انھیں اپنے قریب نہ آنے دو تاکہ وہ تمہیں گمراہ نہ کریں اور نہ فتنہ میں ڈالیں۔ (مشکوٰۃ صہ ۲۸)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں یعنی ایک ایسی جماعت پیدا ہوگی جو مکاری و فریب سے علماء، مشائخ اور صلحاء بن کر اپنے کو مسلمانوں کا خیرخواہ اور مصلح ظاہر کرے گی تاکہ اپنی جھوٹی باتیں پھیلائے اور لوگوں کو اپنے باطل عقیدوں اور فاسد خیالوں کی طرف راغب کرے۔

(اشعۃ اللمعات جلد اول صہ ۱۳۳) اس گروہ کی پہچان یہ ہے کہ ان کے عقیدے سواد اعظم اہلسنت وجماعت کے خلاف ہوں۔

۱۰۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

وَيْلٌ لِاُمَّتِيْ مِنْ عُلَمَاءِ السُّوْءِ۔ رواہ الحاکم فی المستدرک

خرابی ہے میری امت کے برے علماء کے لئے۔

(کنز العمال ج۔۱ صہ ۱۱۲)

۱۱۔ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

اِذَا قَرَأَ الرَّجُلُ وَ تَفَقَّهَ فِي الدِّيْنِ، ثُمَّ اَتٰى بَابَ السُّلْطَانِ تَمَلُّقًا اِلَيْهِ وَطَمَعًا لِمَا فِيْ يَدَيْهِ خَاضَ بِقَدْرِ خُطَاهُ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ

رواہ ابو الشیخ

جب کسی شخص نے قرآن پڑھا اور دین میں تفقہ حاصل کیا پھر وہ بادشاہ کے دروازہ پر اس کی چاپلوسی کے لئے اور اس کے مال کی لالچ میں آیا تو وہ بادشاہ کے گناہوں کے برابر دوزخ کی آگ میں گھسا۔

(کنز العمال ج۔۱ صہ ۱۱۲)

جو عالم سیٹھوں کے پاس چاپلوسی کے لئے ان کے مال کی

لالچ میں جاتے ہیں وہ بھی اس وعید میں داخل ہیں۔

۱۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

إِنَّ أَبْغَضَ الْخَلْقِ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى الْعَالِمُ يَزُوْرُ الْعُمَّالَ۔ رواہ ابن لال

مخلوق میں سب سے زیادہ نفرت اللہ تعالیٰ کو اس عالم سے ہے جو حاکموں اور رئیسوں سے ملاقات کرے (کنز العمال ج ۱۰ ص ۱۰۸)

بزرگوں نے کہا ہے بِئْسَ الْفَقِيْرُ عَلٰى بَابِ الْأَمِيْرِ وَنِعْمَ الْأَمِيْرُ عَلٰى بَابِ الْفَقِيْرِ۔ یعنی کیا ہی برا ہے وہ فقیر جو امیر کے دروازہ پر ہے۔ اور کیا ہی اچھا ہے وہ امیر جو فقیر کے دروازہ پر ہے۔

۱۳۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

وَيْلٌ لِأُمَّتِيْ مِنْ عُلَمَاءِ السُّوْءِ يَتَّخِذُوْنَ هٰذَا الْعِلْمَ تِجَارَةً يَبِيْعُوْنَهَا مِنْ أُمَرَاءِ زَمَانِهِمْ رِبْحًا

خرابی ہے میری امت کے علمائے سوء کے لئے جو اس علم دین کو تجارت بنائیں گے اس کو اپنے زمانہ کے امیروں سے اپنی ذات کے نفع کے لئے بیچیں گے۔

لِاَنفُسِہِمْ لَااَرْبَحَ اللّٰہُ تِجَارَتَھُمْ۔
اللہ تعالیٰ ان کی تجارت میں نفع نہ دے۔

رواہ الحاکم (کنز العمال ج ۱۰ ص ۱۱۷)

۱۴۔ حضرت علامہ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔

مَنْ طَلَبَ الدُّنْیَا بِالدِّیْنِ کَانَ مِنَ الْاَخْسَرِیْنَ اَعْمَالًا۔ اَلَّذِیْنَ ضَلَّ سَعْیُھُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَھُمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّھُمْ یُحْسِنُوْنَ صُنْعًا۔

جو لوگ دین سے دنیا طلب کریں وہ سب سے بڑھ کر ناقص عمل کے ہیں جن کی ساری کوشش دنیا کی زندگی میں گم ہوگئی اور وہ اس خیال میں ہیں کہ ہم اچھا کام کر رہے ہیں۔

(تفسیر کبیر ج ۴ ص ۵۳۶)

نوٹ۔ اَلْاَخْسَرِیْنَ سے آخر تک نظم قرآن پ ۱۶ ع ۳ سے ہے۔

علم چھپانے والے علماء

۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ عَلِمَهُ ثُمَّ كَتَمَهُ اُلْجِمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِّنْ نَّارٍ۔
رواہ احمد وابوداؤد والترمذی و رواہ ابن ماجۃ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جس شخص سے علم کی وہ بات پوچھی گئی کہ جسے وہ جانتا ہے پھر وہ اسے چھپائے یعنی نہ بتائے تو قیامت کے دن (اس کے منہ میں) آگ کی لگام لگادی جائیگی
(مشکوٰۃ شریف صـ۳۴)

۲۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے

كَاتِمُ الْعِلْمِ يَلْعَنُهُ كُلُّ شَيْءٍ حَتَّى الْحُوتُ فِي الْبَحْرِ وَالطَّيْرُ فِي السَّمَاءِ
رواہ ابن الجوزی فی العلل

علم چھپانے والے پر ہر چیز لعنت کرتی ہے یہاں تک کہ مچھلی پانی میں اور چڑیا ہوا میں۔
(کنز العمال ج ۱۰ صـ۱۰۹)

۳۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

اَیُّمَا رَجُلٍ اٰتَاہُ اللّٰہُ عِلْمًا فَکَتَمَہٗ اَلْجَمَہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ بِلِجَامٍ مِّنْ نَّارٍ۔

جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے علم دیا اور وہ اس کو چھپائے تو خدائے تعالیٰ قیامت کے دن اس کے منہ میں آگ کی لگام لگائے گا۔

رواہ الطبرانی (کنز ج۱۰ صـ۱۰۹)

۴۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

مَنْ کَانَ عِنْدَہٗ عِلْمٌ فَلْیُظْھِرْہُ فَاِنَّ کَاتِمَ الْعِلْمِ یَوْمَئِذٍ کَکَاتِمِ مَا اَنْزَلَ اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

جس شخص کے پاس علم ہو تو وہ اس کو ظاہر کرے اس لئے کہ علم چھپانے والا قیامت کے روز محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر نازل شدہ چیز کو چھپانے والے کی طرح ہوگا۔

رواہ ابن عدی فی الکامل (کنز العمال ج۱۰ صـ۱۲۵)

۵۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

اِذَا ظَھَرَتِ الْفِتَنُ اَوْ قَالَ الْبِدَعُ وَلَمْ یُظْھِرِ الْعَالِمُ عِلْمَہٗ فَعَلَیْہِ

جب فتنے ظاہر ہوں اور ہر طرف بدینی پھیلنے لگے اور ایسے موقع پر عالم دین اپنا علم ظاہر نہ کرے

لَعۡنَةُ اللّٰهِ وَالۡمَلَائِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجۡمَعِیۡنَ لَا یَقۡبَلُ اللّٰہُ مِنۡہُ صَرۡفًا وَّلَا عَدۡلًا۔

اور اپنی کسی مصلحت یا مفاد کی لالچ میں خاموش رہے تو اس پر اللہ کی اور تمام فرشتوں کی اور سارے انسانوں کی لعنت ہے۔ اللہ نہ اس کا فرض قبول کرے گا اور نہ اس کی نفل (صواعق محرقہ ص۲
(الملفوظ ح ۴ ص۲)

جو عالم کہ حکم شرع جانتے ہوئے پوچھنے والے کو کسی مصلحت سے مسئلہ نہیں بتاتے حالانکہ سائل کو اس کی حاجت ہوتی ہے۔ یا موجودہ زمانہ میں جبکہ بدینی بہت تیزی سے پھیل رہی ہے مگر وہ کسی مفاد کے پیش نظر بدینیوں کے خلاف اپنا علم ظاہر نہیں کرتے اور خاموش رہتے ہیں وہ عالم ان حدیثوں سے نصیحت حاصل کریں

۶۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھنے کے لئے اپنے حجرۂ مبارکہ سے باہر تشریف لائے اس وقت ایک اعرابی نے آپ سے کچھ دریافت کیا تو فرمایا۔

لَیۡسَ ھٰذِہٖ سَاعَۃُ فتویٰ کا وقت یہ نہیں ہے۔

فَتویٰ۔ رواہ ابن السنی (کنز العمال جلد دہم ص۱۴۲)

عَالِم کی توہین

۱۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں

مَنْ اَهَانَ الْعَالِمَ فَقَدْ اَهَانَ الْعِلْمَ وَمَنْ اَهَانَ الْعِلْمَ فَقَدْ اَهَانَ النَّبِیَّ وَمَنْ اَهَانَ النَّبِیَّ فَقَدْ اَهَانَ جِبْرِیْلَ وَمَنْ اَهَانَ جِبْرِیْلَ فَقَدْ اَهَانَ اللّٰهَ وَمَنْ اَهَانَ اللّٰهَ اَهَانَهُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔

جس نے عالم کی توہین کی تحقیق اس نے علم دین کی توہین کی اور جس نے علم دین کی توہین کی تحقیق اس نے نبی کی توہین کی۔ اور جس نے نبی کی توہین کی یقیناً اس نے جبریل کی توہین کی۔ اور جس نے جبریل کی توہین کی تحقیق اس نے اللہ کی توہین کی۔ اور جس نے اللہ کی توہین کی قیامت کے دن اللہ اس کو ذلیل و رسوا کریگا۔

(تفسیر کبیر ج ۱ ص۲۸۱)

۲۔ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

اَلْعَالِمُ سُلْطَانُ اللهِ فِی الْاَرْضِ فَمَنْ وَقَعَ فِیْهِ فَقَدْ هَلَكَ۔

عالم زمین میں اللہ کی دلیل وحجت ہیں تو جس نے عالم میں عیب نکالا وہ ہلاک ہوگیا۔

رواہ فی مسند الفردوس (کنزالعمال ج۱۰ ص۷۷)

۳۔ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

لَا یَسْتَخِفُّ بِحَقِّهِمْ اِلَّا مُنَافِقٌ بَیِّنُ النِّفَاقِ۔

علماء کے حق کو ہلکا نہ سمجھے گا مگر کھلا ہوا منافق۔

رواہ ابوالشیخ فی التوبیخ (فتاویٰ رضویہ جلد۱۰ ص۱۴۰)

۴۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لَیْسَ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ لَّمْ یَعْرِفْ لِعَالِمِنَا حَقَّهٗ۔

جو ہمارے عالم کا حق نہ پہچانے وہ میری امت سے نہیں۔

رواہ احمد والحاکم (فتاویٰ رضویہ ج۱۰ ص۱۴۰)

۵۔ حضرت علامہ امام فخرالدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔

مَنِ اسْتَخَفَّ بِالْعَالِمِ

جس نے عالم کو حقیر سمجھا اس نے

اَھلَکَ دِینَہٗ۔ اپنے دین کو ہلاک کیا۔

(تفسیر کبیر ج ۱ ص ۲۸۳)

۶۔ اعلیٰ حضرت پیشوائے اہلسنت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں کہ عالم دین سے بلاوجہ بغض رکھنے میں بھی خوفِ کفر ہے اگرچہ اہانت نہ کرے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۱۰ ص ۱۷۵)

۷۔ اور تحریر فرماتے ہیں کہ اگر عالم دین کو اس لئے برا کہتا ہے کہ وہ عالم ہے جب تو صریح کافر ہے۔ اور اگر بوجہ علم اس کی تعظیم فرض جانتا ہے مگر اپنی کسی دنیوی خصومت کے باعث برا کہتا ہے گالی دیتا ہے اور تحقیر کرتا ہے تو سخت فاسق وفاجر ہے۔ اور اگر بے سبب رنج رکھتا ہے تو مریض القلب خبیث الباطن ہے اور اس کے کفر کا اندیشہ ہے خلاصہ میں ہے مَنْ اَبْغَضَ عَالِمًا مِّنْ غَیْرِ سَبَبٍ ظَاھِرٍ خِیْفَ عَلَیْہِ الْکُفْرُ۔ منح الروض الازہر میں ہے اَلظَّاھِرُ اَنَّہٗ یَکْفُرُ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۰ ص ۱۴۰)

۸۔ اور تنویر الابصار ودرمختار کے حوالے سے تحریر فرماتے ہیں۔

قَالَ اللہُ تعالیٰ وَالَّذِیْنَ خدائے تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ

أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ فَالرَّافِعُ هُوَ اللّٰہُ فَمَنْ يَّضَعَهٗ يَضَعَهُ اللّٰہُ فِي جَهَنَّمَ۔

وہ عالموں کے درجے کو بلند فرمائے گا (پ ۲۸ ع ۲) تو عالم کو بلند کرنے والا اللہ ہے۔ تو جو شخص اس کو گرائے گا اللہ اس کو دوزخ میں گرائے گا۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۹ ص ۵۹)

۹۔ اور تحریر فرماتے ہیں کہ مجمع الانہر میں ہے۔

مَنْ قَالَ لِعَالِمٍ عُوَيْلِمٌ اسْتِخْفَافًا فَقَدْ كَفَرَ۔

جو شخص کسی عالم کو مولویا اس کی تحقیر کے لئے کہے وہ کافر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۰ ص ۳۹۵)

۱۰۔ اور تحریر فرماتے ہیں کہ عالم کی خطاگیری اور اس پر اعتراض حرام ہے اور اس کے سبب رہنمائے دین سے کنارہ کش ہونا اور استفادہ ومسائل چھوڑ دینا اس کے حق میں زہر ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۱۰ ص ۵۳۹)

۱۱۔ فقیہ اعظم ہند حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں کہ علم دین اور علماء کی توہین بے سبب یعنی محض اس وجہ سے کہ عالم علم دین ہے کفر ہے۔

(بہار شریعت حصۂ نہم ص ۱۳۱)

جاہل مفتی

۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

مَنْ اَفْتٰی بِغَیْرِ عِلْمٍ کَانَ اِثْمُہٗ عَلٰی مَنْ اَفْتَاہُ۔ — جو بے علم فتویٰ دے اس کا گناہ فتویٰ پوچھنے والے پر ہے۔

رواہ ابوداؤد (مشکوٰۃ شریف ص۳۵)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں کہ بے علم کے فتویٰ دینے سے پوچھنے والا گنہگار اس لئے ہوگا کہ وہی اس کے فتویٰ دینے کا سبب بنا۔ حدیث شریف کا یہ معنیٰ اس صورت میں ہوگا جبکہ اَفْتٰی صیغۂ معروف کے ساتھ ہو۔ اور اگر بصیغۂ مجہول ہو یعنی اُفْتِیَ تو اس صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ جسے بغیر علم کے فتویٰ دیا گیا اس کا گناہ اس شخص پر ہوگا جس نے فتویٰ دیا اور یہ معنیٰ زیادہ ظاہر ہے۔

(اشعۃ اللمعات جلد اول ص۱۶۸)

اور حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ

دوسری صورت اظہر واضح ہے یعنی جاہل نے عالم سے مسئلہ پوچھا تو عالم نے غلط جواب دیا اور جاہل نے اس پر عمل کیا اور مسئلہ کا غلط ہونا نہیں جانا تو اس کا گناہ مسئلہ بتانے والے پر ہوگا بشرطیکہ اس نے اپنی سمجھ سے بتایا ہو (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد اول صـ۲۴۶)

۲۔ حضرت عبید اللہ بن ابو جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلاً روایت ہے۔

اَجْرَأُكُمْ عَلَى الْفُتْيَا اَجْرَأُكُمْ عَلَى النَّارِ۔	جو شخص تم میں فتویٰ پر زیادہ دلیر ہے وہ جہنم پر زیادہ دلیر ہے۔
رواہ الدارمی	(کنز العمال ج ۱۰ صـ۱۰۶)

۳۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

مَنْ اَفْتٰى بِغَيْرِ عِلْمٍ لَعَنَتْهُ مَلٰٓئِكَةُ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ۔	جس نے بغیر علم کے فتویٰ دیا آسمان وزمین کے فرشتوں نے اس پر لعنت کی۔
رواہ ابن عساکر	(کنز العمال ج ۱۰ صـ۱۱۱)

۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

يَخْرُجُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ رُؤَسَاءُ جُهَّالًا	آخری زمانہ میں کچھ لوگ پیدا ہوں گے جو سردار اور جاہل ہوں گے

يُفْتُوْنَ النَّاسَ فَيَضِلُّوْنَ وَيُضِلُّوْنَ۔	وہ لوگوں کو فتویٰ دیں گے خود گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو گمراہ کریں گے۔
رواہ ابونعیم والدیلمی	(کنز ج ۱۰ صـ۱۱۹)

۵۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

یَاۤ اَیُّهَا النَّاسُ مَنْ عَلِمَ شَیْئًا فَلْیَقُلْ بِهٖ وَمَنْ لَّمْ یَعْلَمْ فَلْیَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ فَاِنَّ مِنَ الْعِلْمِ اَنْ تَقُوْلَ لِمَا لَا تَعْلَمُ اَللّٰهُ اَعْلَمُ۔ (بخاری مسلم)	اے لوگو! جو شخص کچھ جانتا ہو تو بیان کردے اور جو نہ جانتے تو کہدے کہ اللہ بہتر جانتا ہے اس لئے کہ یہ بات علم ہی سے ہے کہ جسے تم نہ جانو تو کہدو کہ اللہ بہتر جانتا ہے۔ (مشکوٰۃ صـ۳۷)

یعنی عالم کو اپنی لاعلمی ظاہر کرنے میں شرم نہیں کرنا چاہیئے کہ انسان کی جہالت اس کے علم سے بہت زیادہ ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا وَمَاۤ اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا یعنی تم لوگ تھوڑا ہی علم دئے گئے ہو (پ ۱۵ ع ۱۰) حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم جبکہ منبر پر رونق افروز تھے تو آپ سے کوئی مسئلہ پوچھا گیا آپ نے فرمایا میں نہیں جانتا۔ وہ گستاخ بولا کہ جب آپ نہیں جانتے تو منبر پر کیوں چڑھ گئے؟ آپ نے فرمایا کہ میں اپنے علم

کے لحاظ سے پڑھا ہوں اگر اپنی جہالت کے اعتبار سے پڑھتا تو آسمان پر پہنچ جاتا۔ اور حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے چالیس مسئلے پوچھے گئے جن میں سے آپ نے صرف چار کے جوابات دیئے اور چھتیس مسئلوں کے بارے میں فرمایا کہ میں نہیں جانتا۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد اول صہ ۲۵۷) اور حضرت امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کوئی مسئلہ دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا مجھے معلوم نہیں۔ پوچھنے والے نے کہا کہ آپ بیت المال سے اتنا اتنا روپیہ لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں معلوم نہیں۔ آپ نے فرمایا میں اپنے علم کے لحاظ سے روپیہ لیتا ہوں اگر اپنی جہالت کے اعتبار سے لیتا تو بیت المال کا کل روپیہ لے لیتا (شرح فقہ اکبر صہ ۵۱)

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں کہ علم الفتویٰ پڑھنے سے نہیں آتا جب تک کہ مدتہا طبیب حاذق کا مطب نہ کیا ہو (فتاویٰ رضویہ جلد دہم صہ ۲۳۱) اور تحریر فرماتے ہیں کہ آج کل درسی کتابیں پڑھنے سے پڑھانے سے آدمی فقہ کے دروازے میں داخل نہیں ہوتا نہ کہ واعظ جسے سوائے طلاقت لسان کوئی لیاقت جہاں درکار نہیں۔

(فتاویٰ رضویہ جلد چہارم صہ ۵۶۵)

مگر آج کل عام طور پر ہر وہ شخص کہ جسے کسی مدرسہ سے عالم و فاضل کی سند مل جاتی ہے چاہے وہ جاہل ہی کیوں نہ ہو اپنے کو فتویٰ دینے کا اہل سمجھتا ہے اور حلال و حرام کی پرواکئے بغیر جو کچھ سمجھ میں آتا ہے بے دھڑک بتا دیتا ہے اسی طرح بہت سے جاہل مقرر جو تقریری کتابوں کے علاوہ بہار شریعت کو بھی کبھی ہاتھ نہیں لگاتے مگر چرب زبانی کے سبب عوام انھیں سب سے بڑا علامہ سمجھتے ہیں جب ان سے کوئی مسئلہ دریافت کیا جاتا ہے تو وہ اپنی بڑائی کا بھرم قائم رکھنے کے لئے اپنی طبیعت سے مسئلہ گڑھ کر بتا دیتے ہیں۔ نہ اللہ و رسول سے خوف کرتے ہیں اور نہ اپنی عاقبت کے برباد ہونے سے ڈرتے ہیں۔ خدائے تعالیٰ ایسے لوگوں کو سمجھ عطا فرمائے۔ آمین

۶۔ حضرت علامہ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ آدمی چار طرح کے ہوتے ہیں۔ **اوّل** وہ کہ جانتا ہے اور وہ یہ جانتا ہے کہ میں جانتا ہوں تو وہ عالم دین ہے اس کی پیروی کرو۔ **دوم** وہ کہ جانتا ہے اور وہ یہ نہیں جانتا ہے کہ میں جانتا ہوں تو وہ سویا ہوا ہے اسے بیدار کرو۔ **سوم** وہ کہ نہیں جانتا ہے اور وہ یہ جانتا ہے کہ میں نہیں جانتا ہوں تو اس کو ہدایت کی ضرورت

ہے اسے ہدایت کرو، چہارم وہ کہ نہیں جانتا ہے مگر وہ یہ نہیں جانتا ہے کہ میں نہیں جانتا ہوں تو وہ شیطان ہے اس سے دور رہو (تفسیر کبیر جلد اول صفحہ ۲۷۸)۔

متفرقات

۱۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اُغْدُ عَالِمًا اَوْ مُتَعَلِّمًا اَوْ مُسْتَمِعًا اَوْ مُحِبًّا وَلَا تَكُنِ الْخَامِسَ فَتَهْلِكَ
رواہ البزار والطبرانی فی الاوسط

عالم دین بنو یا طالب علم بنو یا عالم دین کی بات سننے والا بنو یا اس سے محبت کرنے والا بنو اور پانچواں مت بنو کہ ہلاک ہو جاؤ گے۔
(کنز العمال ج ۱۰ صفحہ ۸۲)

۲۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

اَلنَّاسُ رَجُلَانِ عَالِمٌ وَمُتَعَلِّمٌ وَلَا خَيْرَ فِيمَا سِوَاهُمَا۔

آدمی دو ہیں، عالم دین اور طالب علم، اور ان دونوں کے علاوہ میں بھلائی نہیں۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر (کنز العمال ج۱۰ صـ۸)

اس حدیث شریف میں صرف دو کا ذکر ہے تو مستمع اور محب متعلم میں داخل ہیں۔ (تفسیر کبیر جلد اول صـ۲۸۲)

۳۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

لَیْسَ مِنَّا اِلَّا عَالِمٌ اَوْمُتَعَلِّمٌ۔ — ہمارے راستہ پر صرف عالم دین ہیں یا طالب علم۔

رواہ ابن النجار والدیلمی (کنز العمال ج۱۰ صـ۹۶)

۴۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔

اَلْبُرْکَۃُ مَعَ اَکَابِرِکُمْ اَھْلِ الْعِلْمِ۔ — تمہارے بڑے علماء کے ساتھ برکت ہے۔

رواہ الرافعی (کنز العمال ج۱۰ صـ۹۹)

۵۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔

صِنْفَانِ مِنَ النَّاسِ اِذَا صَلُحَا صَلُحَ النَّاسُ وَاِذَا فَسَدَا فَسَدَ — دو طرح کے آدمی جب درست ہوں گے لوگ درست ہوں گے اور جب وہ دونوں بگڑیں گے

النَّاسُ الْعُلَمَاءُ وَالْاُمَرَاءُ۔ | تو لوگ بگڑیں گے۔ ایک علماء۔ دوسرے امراء اور حکام۔

رواہ ابونعیم فی الحلیۃ (کنز العمال ج۔۱ ص۱۱)

۶۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

حِفْظُ الْغُلَامِ كَالْوَسْمِ عَلَى الْحَجَرِ وَحِفْظُ الرَّجُلِ بَعْدَ مَا يَكْبُرُ كَالْكِتَابَةِ عَلَى الْمَاءِ | چھوٹے بچے کا یاد کرنا ایسا ہے جیسے پتھر کا نقش اور بڑا ہونے کے بعد یاد کرنا ایسا ہے جیسے پانی پر لکھنا۔

رواہ ابونعیم (کنز العمال ج۔۱ ص۱۴۰)

۷۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔

حُسْنُ السُّؤَالِ نِصْفُ الْعِلْمِ | اچھا سوال آدھا علم ہے۔

رواہ ابن السنی (کنز العمال ج۔۱ ص۱۴۰)

۸۔ حضرت اُبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

يَنْبَغِي لِلْعَالِمِ اَنْ يَّكُوْنَ قَلِيْلَ الضِّحْكِ كَثِيْرَ الْبُكَاءِ | عالم کے لئے مناسب ہے کہ وہ کم ہنسنے والا زیادہ رونے والا ہے۔

رواہ الدیلمی (کنز العمال ج۔۱ ص۱۴۳)

۹۔ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْأُغْلُوطَاتِ۔	نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معموں سے منع فرمایا۔ (ابوداؤد، مشکوٰۃ صـ۳۵)

معمہ اور پہیلی سے اگر اپنے نفس کی برتری کا اظہار اور دوسرے کو رسوا کرنا مقصود ہو یا وہ فتنہ اور عداوت واذیت کا سبب ہو تو ناجائز و حرام ہے۔ اور بعض علماء نے کہا کہ اگر بدلے کے طور پر ہو تو جَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا کے مطابق جائز ہے (اشعۃ اللمعات ج ۱ صـ۱۶۸) اسی طرح اگر طلبہ کے ذہن میں تیزی پیدا کرنا مقصود ہو تو حرج نہیں جیسے کہ صاحب بحر الرائق علامہ ابن نجیم مصری نے الاشباہ والنظائر میں بہت سی فقہی پہیلیوں کو تحریر فرمایا۔

۱۰۔ حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا۔

مَنْ تَفَقَّهَ وَلَمْ يَتَصَوَّفْ فَقَدْ تَفَسَّقَ وَمَنْ تَصَوَّفَ وَلَمْ يَتَفَقَّهْ فَقَدْ تَزَنْدَقَ	جس نے تفقہ حاصل کیا اور صوفیوں کی عادت نہیں اختیار کیا تو وہ درستگی کے راستہ سے ہٹ گیا۔ اور جو صوفی بنا مگر تفقہ

وَمَنْ جَمَعَ بَيْنَهُمَا فَقَدْ تَحَقَّقَ۔ نہیں حاصل کیا تو وہ زندیق ہو گیا اور جس نے دونوں باتیں جمع کیں تو وہ صحیح راستہ پر ہوا۔

(مرقاۃ ج ۱ ص۲۵۶)

۱۱۔ حضرت علامہ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ دنیا ایک باغ ہے جسے پانچ چیزوں سے سجایا گیا ہے عالموں کے علم سے، حاکموں کے انصاف سے، عبادت گذاروں کی عبادت سے، تاجروں کی امانت سے اور اہل پیشہ کی نصیحت سے تو ابلیس نے پانچ قسم کا جھنڈا لاکر ان چیزوں کی بغل میں گاڑ دیا۔ علم کے پہلو میں حسد کا جھنڈا، انصاف کے بازو میں ظلم کا جھنڈا، عبادت کی بغل میں ریاکاری کا جھنڈا، امانت کے پہلو میں خیانت کا جھنڈا اور اہلِ پیشہ کے بازو میں کھوٹ کا جھنڈا۔

(تفسیر کبیر جلد اول ص۲۷۶)

علم کی بغل میں حسد کا جھنڈا ابلیس کے گاڑنے ہی کا اثر ہے کہ عالموں میں حسد بہت زیادہ پایا جاتا ہے یہاں تک کہ استاد شاگرد سے اور شاگرد اُستاد سے حسد کرنے لگتا ہے بلکہ یہاں تک کہ بعض عالم جو اپنے قول و فعل سے یہ ثابت کرتے ہیں

کہ ہم تقویٰ کی سب سے بلند چوٹی پر بیٹھے ہوئے ہیں وہ بھی ابلیس کے حسدی جھنڈا کے نیچے آکر بری طرح حسد کرنے لگتے ہیں اور دین متین کی صحیح خدمت کرنے والے عالموں کو طرح طرح سے اذیتیں پہنچاتے ہیں۔

دعا ہے کہ خدائے عز وجل علماء کو خصوصًا اور تمام مسلمانوں کو عمومًا شیطان کے حسدی جھنڈا سے بچنے کی توفیق رفیق بخشے۔ اٰمین بحرمة النبی الکریم الامین۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وصحبہ اجمعین۔

جلال الدین احمد امجدی

۲۲ر شعبان المعظم ۱۴۱۱ھ

۱۰ر مارچ ۱۹۹۱ء

فہرس مطبوعات مرکزی مجلسِ امامِ اعظم رجسٹرڈ لاہور

نمبر شمار	عنوان	مصنف / مؤلف	صفحات	سن اشاعت
۱۔	امام اعظم مجدد الفِ ثانی کی نظر میں	علامہ اختر شاہجہان پوری	۸۰ صفحات	ستمبر ۱۹۸۵ء
۲۔	حیّ علی الصلوٰۃ	خلیل احمد رانا	۴۸	جنوری ۱۹۸۷ء
۳۔	آہ! مرکزی مجلسِ رضا	محمد رفیق چشتی	۸	مارچ ۱۹۸۷ء
۴۔	قربانی کے ضروری مسائل		۸	برعید بقر پر
۵۔	رہبر و رہنما	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مظہری	۱۶	اکتوبر ۱۹۸۷ء
۶۔	میلاد النبی	خادمِ رضا	۱۶	نومبر ۱۹۸۷ء
۷۔	نماز کے ضروری مسائل	مفتی رکن الدین الوری نقشبندی	۱۲۰	دسمبر ۱۹۸۷ء
۸۔	گیارہویں شریف	مولانا محمد حنیف اختر خانیوال	۱۶	جنوری ۱۹۸۸ء
۹۔	حیّ علی الصلوٰۃ	(دوگنی ضخامت کے ساتھ)	۸۰	جنوری ۱۹۸۸ء
۱۰۔	والدین پر اولاد کے حقوق	امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ	۱۶	فروری ۱۹۸۸ء
۱۱۔	خصائص کنز الایمان	علامہ اختر شاہجہان پوری	۶۴	مارچ ۱۹۸۸ء
۱۲۔	حقانیتِ اسلام	〃 〃 〃	۵۶	اپریل ۱۹۸۸ء
۱۳۔	فضیلت کی راتیں	قاسم میمن	۲۴	مئی ۱۹۸۸ء
۱۴۔	فضائل درود و سلام	مولانا محمد سعید شبلی	۸۰	جون ۱۹۸۸ء
۱۵۔	سیرۃ امام احمد رضا	علامہ اختر شاہجہان پوری	۶۴	جولائی ۱۹۸۸ء
۱۶۔	شیر و شکر	پیر غلام دستگیر نامی	۵۰	اگست ۱۹۸۸ء
۱۷۔	سوانح سراج الامہ حضرت امام اعظم	محبوب الٰہی رضوی	۶۴	ستمبر ۱۹۸۸ء
۱۸۔	جشنِ بہاراں	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مظہری	۴۸	نومبر ۱۹۸۸ء
۱۹۔	اسلامی عورت	ابوالفیض سید قلندر علی سہروردی	۸۰	جنوری ۱۹۸۹ء
۲۰	جانِ ایمان	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مظہری	۴۸	مارچ ۱۹۸۹ء

فہرست مطبوعات مرکزی مجلس امام اعظم، لاہور (رجسٹرڈ)

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	ضخامت	سال اشاعت
۲۱	جشن بہاراں	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مظہری	۴۸ صفحات	۱۴۰۹ھ/۱۹۸۹ء
۲۲	بہارِ عقیدت	مولانا اختر الحامدی الرضوی	۱۶ "	۱۴۱۰ھ/۱۹۸۹ء
۲۳	نقاب پوش درویش	سرفراز خاں	۳۲ "	" "
۲۴	قادیانی مرتد	امام احمد رضا خاں بریلوی	۲۴ "	" "
۲۵	توہینِ رسالت کی سزا قتل	صوفی نواب الدین گولڑوی	۲۸ "	۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء
۲۶	امام احمد رضا اور علوم جدیدہ و قدیمہ	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مظہری	۳۲ "	" "
۲۷	دارالعلوم دیوبند کے سو سال	مختار جاوید	۴۸ "	" "
۲۸	فیصلہ چہار مسئلہ	مولانا محمد حنیف اختر	۷۲ "	" "
۲۹	جانِ ایمان	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مظہری	۵۶ "	" "
۳۰	ارکانِ دین	مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ دہلوی	۴۸ "	۱۴۱۱ھ/۱۹۹۰ء
۳۱	سراج الفقہاء	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مظہری	۲۴ "	" "
۳۲	حضور کی تاریخ پیدائش	سید محمد سلطان شاہ	۳۲ "	" "
۳۳	گویا دبستان کھل گیا	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مظہری	۴۸ "	۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء
۳۴	حکومت یزید پلید	علامہ مفتی شریف الحق امجدی	۷۲ "	" "
۳۵	پیغمبرِ خدا قانون ساز بھی تھے	" "	۴۰ "	" "
۳۶	اثباتِ ایصالِ ثواب	" "	۸۰ "	" "
۳۷	غائبانہ نمازِ جنازہ جائز نہیں	امام احمد رضا خاں بریلوی	۵۶ "	" "
۳۸	خاکِ حجاز کے نگہبان	صلاح الدین محمود	۲۰ "	" "
۳۹	فضائلِ عائشہ صدیقہ	علامہ قاضی غلام محمود ہزاروی	۱۶ "	" "
۴۰	میلادِ مصطفیٰ	راجہ رشید محمود وغیرہ	۶۴ "	" "

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رات کو سوتے وقت کے عملیات

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک مرتبہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ارشاد فرمایا کہ اے علی! رات کو روزانہ پانچ کام کر کے سویا کرو۔

- چار ہزار دینار صدقہ دے کر سویا کرو
- ایک قرآن کریم پڑھ کر سویا کرو
- جنت کی قیمت دے کر سویا کرو
- دو لڑنے والوں میں صلح کرا کر سویا کرو
- ایک حج کر کے سویا کرو

حضرت علی نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ امر میرے لئے کیسے ممکن ہے، یہ تو بہت مشکل کام ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ــــــــــــــــــ

- چار مرتبہ سورہ فاتحہ یعنی الحمد شریف پڑھ کر سویا کرو کیونکہ اس کا ثواب تمہارے نامۂ اعمال میں چار ہزار دینار صدقہ دینے کے برابر لکھا جائے گا۔
- تین مرتبہ سورۂ اخلاص یعنی قُل ھُواللہ پڑھ کر سویا کرو کہ اس کا ثواب ایک قرآن کریم کے برابر ہے۔
- تین مرتبہ درود شریف پڑھ کر سویا کرو کہ اس سے جنت کی قیمت ادا ہو جائے گی۔
- دس مرتبہ استغفار پڑھ کر سویا کرو کہ اس کا ثواب دو لڑنے والوں میں صُلح کرانے کے برابر ہے۔
- چار مرتبہ تیسرا کلمہ پڑھ کر سویا کرو، حج کا ثواب ملے گا۔

اس پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اب تو روزانہ میں یہی عملیات کر کے سویا کروں گا۔

مرکزی مجلس امام اعظم لاہور